یا محمد ﷺ

اول کلمہ اسلام لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یا اللہ

تاریخ اسلام

(حصہ سوم)

مہاجرین و انصار صحابہ رضی اللہ عنہم

پہلے پہلے ہجرت کرنے والے مومنین
مہمات وغزوات

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی

28

سلسلہ نمبر

شائع کردہ
کشمیر بک ڈپو
سبزی منڈی
تلہ گنگ روڈ
چکوال

النور پرنٹرز چکوال
0334-6706701
0543-421803

اصلی کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

یا اللہ مدد

حق چار یار

تاریخ اسلام

مہاجرین و انصار صحابہ رضی اللہ عنہم

پہلے پہلے ہجرت کرنے والے مومنین
مہمات و غزوات

(حصہ سوم)

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی

چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 28

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

النور مینجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

خادم اہل سنت حافظ عبدالوحید الحنفی

www.khudamahlesunat.com

فہرست عنوانات

ہجرت حبشہ اولیٰ	3
ہجرت ثانیہ بجانب حبشہ	4
مدینہ منورہ میں اسلام کی ابتداء	9
انصارِ مدینہ کو دعوتِ اسلام	10
انصارِ مدینہ کی پہلی بیعت	11
مسلمانوں کی ہجرت کا واقعہ	12
ہجرت مدینہ کی ابتداء	12
سب سے پہلے مدینہ منورہ ہجرت کرنے والے	12
حضرت عمرؓ فاروق کی ہجرت	15
ہجرت آنحضرت ﷺ مع حضرت ابوبکرؓ صدیق	17
تاریخ ہجرت ۲۷ صفر ۱ھ	19
رسول اللہ ﷺ کی بہ نفس نفیس ہجرت	19
اذن جہاد اور خلافت و حکومت کی بشارت	20
حضور ﷺ کے خلاف منصوبے	24
کفار کی ناکامی	26
ہجرت کی رات بھیس بدل کر حضور ﷺ کا نکلنا	28
غارِ ثور پر ملائکہ کے پروں کا پردہ	28
غارِ ثور پر مکڑی کا جال سا بُنتا	29
تین رات غارِ ثور میں	29
غارِ ثور...... درخت اور کبوتر	32
کون ہے وہ جس کی تین خصلتیں ہیں؟	34
غارِ ثور سے مدینہ منورہ تک	35
قصہ حضرت اُمّ مَعْبَدؓ	39
حضرت علیؓ اور کفار مکہ کا رویہ	42
حضرت اسماءؓ اور ابوجہل کا رویہ	43
ہجرت سے متعلق آیاتِ قرآنی	45
سفر ہجرت میں سفید کپڑوں کا تحفہ	48
واقعہ ہجرت حضرت ابوبکرؓ کی زبانی	49
مدینہ منورہ میں آمد	52
مدینہ منورہ میں استقبال	56
انصارِ مدینہ کی تعداد ۵۰۰	57
قیلہ مدینہ میں آمد	58
قبا میں پہلی مسجد کی بنیاد	59
حضور ﷺ کے حضرت ابوبکرؓ ردیف	59
حضور ﷺ اور صدیق اکبرؓ میں شانِ مشابہت	60
قباء سے مدینہ منورہ روانگی	61
مسجد قباء کا سنگِ بنیاد اور پیشگوئی نبوی ﷺ	62
مسجد نبوی کا سنگِ بنیاد اور پیشگوئی نبوی ﷺ	63
حضرت علیؓ المرتضٰی کی ہجرت	64
مدینہ شریف کا پہلا خطبہ	64
میثاق مدینہ	67
حضرت عائشہؓ کی مدینہ میں آمد	76
اخوت ایمانی...... مواخات (بھائی بندی)	77
مہاجرینؓ و انصارؓ سے باہمی حلف اور بھائی بندی	82
اصحابؓ صفہ...... مسجد نبوی کے اقامتی طلبہ	86
دورِ نبوت میں ۸۳ مہمات و غزوات	88
فتوحات	93
غزوات و سرایا سے اسباق	94
غزوات اور جنگوں پر ہماری کتابیں	95

☆☆☆☆

خادم اہلسنت
حافظ
عبدالوحید

ترتیب: حافظ عبدالوحید الحنفی (ساکن اوڈھروال تحصیل و ضلع چکوال) 0313-5128490
یکم جمادی الاولیٰ 1432ھ مطابق 04 اپریل 2011ء...... قیمت 60 روپے
ٹائٹل و کمپوزنگ: ظفر ملک...... النور مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ، پنوال روڈ چکوال
ڈیزائننگ ✿ کمپوزنگ ✿ سکیننگ ✿ پرنٹنگ ✿ بک بائنڈنگ
zedemm@yahoo.com 0334-8706701 / 0543-421803

تاریخ اسلام (حصہ سوم)......مہاجرین وانصار صحابہؓ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ بِفَضْلِهِ الْعَظِیْم۔

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ كَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم۔

وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ خُلَفَائِهِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

ہجرت حبشہ اولیٰ......پہلے پہلے ہجرت کرنے والے مومنین

رجب ۵ نبوی تک صحابہؓ وصحابیہؓ بننے کی سعادت حاصل کرنے والوں میں سے حبشہ کی جانب ہجرت اولیٰ کرنے والے اصحابؓ وصحابیاتؓ کے اسماءِ گرامی جنہوں نے رجب تا شوال ۵ نبوی (۴ ماہ) حبشہ میں قیام کیا:

	ہجرت کرنے والے مرد		ہجرت کرنے والی عورتیں
۱	حضرت عثمان بن عفان ذوالنورینؓ ل	۱	مع زوجہ حضرت رقیہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۲	حضرت ابوحذیفہ بن عتبہؓ	۲	مع زوجہ حضرت سہلہؓ بنت سہیل
۳	حضرت ابوسلمہ عبداللہؓ بن عبدالاسد	۳	مع زوجہ حضرت اُمّ سلمہؓ بنت ابی امیہ
۴	حضرت عامر بن ربیعہؓ	۴	مع زوجہ حضرت لیلیٰؓ بنت ابی حشمہ
۵	حضرت ابوسبرہؓ بن ابی رہم عامر	۵	حضرت اُمّ کلثومؓ بنت سہیل بن عمر

ل......حضرت عثمانؓ بن عفان کا اسلام لانے والے مردوں میں چوتھا نمبر ہے۔

	ہجرت کرنے والے مرد		ہجرت کرنے والے مرد
٦	حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ	٧	حضرت زبیر بن عوامؓ
٨	حضرت مصعب بن عمیرؓ	٩	حضرت عثمان بن مظعونؓ
١٠	حضرت سہیل بن بیضاؓ	١١	حضرت حاطبؓ بن عمروؓ٢

یہ گیارہ مرد اور پانچ عورتیں رجب ۵ نبوی میں مکہ سے چھپ کر حبشہ روانہ ہوئے۔ بعض سوار تھے اور بعض پیادہ۔ حُسنِ اتفاق سے جب بندرگاہ پر پہنچے تو تجارتی کشتیاں حبشہ جانے والی تیار تھیں۔ پانچ درہم لے کر ان سب کو سوار کر لیا گیا۔ مشرکین مکہ کو خبر ہوئی تو تعاقب کے لئے آدمی دوڑائے۔ جب وہ بندرگاہ پر پہنچے تو کشتیاں پہلے ہی روانہ ہو چکی تھیں۔٣ (عیون الاثر ج ٧ ص ١١٦٠)

ہجرت ثانیہ بجانب حبشہ ٦ نبوی

ہجرت اولیٰ کے موقع پر گیارہ مسلمان مرد اور پانچ مسلمان عورتیں جو ہجرت کر گئے تھے، شوال میں یہ خبر سُن کر کہ اہل مکہ مسلمان ہو گئے، حبشہ سے مکہ واپس آ گئے۔ مکہ کے قریب پہنچ کر معلوم ہوا کہ یہ خبر غلط ہے۔ اب یہ لوگ

٢...... مہاجرین حبشہ کی فہرست میں محمد بن اسحٰق نے سیرت ابن ہشام میں حاطب بن عمروؓ اور اُمّ کلثومؓ کا نام ذکر نہیں کیا۔ یہ نام حافظ ابن سید الناس نے عیون الاثر میں ذکر کئے ہیں۔ واقدی نے عبداللہ بن مسعودؓ کا نام بھی ذکر کیا ہے۔ حافظ عسقلانی فرماتے ہیں کہ صحیح یہی ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ حبشہ کی پہلی ہجرت میں شریک نہ تھے بلکہ یہ دوسری ہجرت میں تھے۔ اور مسند احمد کی ایک حسن الاسناد روایت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔

٣...... حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ یہ حضرات جدہ کے ساحل سے سوار ہوئے۔ (فتح الباری ج ٧)

سخت کشمکش میں پڑے۔ لہٰذا کوئی چھپ کر اور کوئی کسی کی پناہ لے کر مکہ میں داخل ہوا لیکن مشرکین مکہ نے پہلے سے زیادہ ستانا شروع کیا۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ حبشہ کی طرف ہجرت کی اجازت دی۔ اس وقت ۸۶ مرد اور ۱۶ خواتین صحابہؓ وصحابیاتؓ نے ہجرت فرمائی۔ ؎۱

	ہجرت کرنے والے مرد		ہجرت کرنے والی عورتیں
۱	حضرت عثمان بن عفانؓ	۱	مع زوجہ حضرت رقیہؓ بنت رسول اللہ ﷺ
۲	حضرت ابوسلمہ عبداللہؓ بن عبدالاسد	۲	مع زوجہ حضرت اُمّ سلمہؓ بنت ابی امیہ ؎۲
۳	حضرت ابوسبرہؓ بن ابی رہم	۳	مع زوجہ حضرت اُمّ کلثومؓ بنت سہیل
۴	حضرت جعفرؓ بن ابی طالب	۴	مع زوجہ حضرت اسماءؓ بنت عمیس ؎۳
۵	حضرت عمرو بن سعید بن العاصؓ	۵	مع زوجہ حضرت فاطمہؓ بنت صفوان
۶	حضرت خالد بن سعید بن العاصؓ ؎۴	۶	مع زوجہ حضرت اُمَینہؓ بنت خلف
۷	عبیداللہ بن جحش ؎۵	۷	مع زوجہ حضرت اُمّ حبیبہؓ بنت ابی سفیان ؎۶
۸	حضرت قیسؓ بن عبداللہ	۸	مع زوجہ حضرت برکۃؓ بنت یسار

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

؎۱...... اس دوسری ہجرت حبشہ میں پہلی ہجرت والے گیارہ صحابہؓ کرام سب کے سب اور پانچ صحابیاتؓ میں سے تین نے دوبارہ ہجرت کی۔ ؎۲...... حضرت اُمّ سلمہؓ سے حبشہ میں زینب پیدا ہوئیں، جو حضرت ابوسلمہؓ کی وفات کے بعد ربیبہ کہلائیں۔ حضرت ابوسلمہؓ کی وفات کے بعد حضرت اُمّ سلمہؓ کا نکاح حضور ﷺ سے ہوا اور وہ اُمّ المؤمنین بن گئیں۔ ؎۳...... حضرت اسماءؓ کے بطن سے حبشہ میں ہی عبداللہ بن جعفر پیدا ہوئے۔ حضرت جعفرؓ کی شہادت کے بعد حضرت اسماءؓ بنت عمیس کا نکاح حضرت ابوبکرؓ صدیق سے ہوا، جن سے محمد بن ابی بکر کی ولادت ہوئی۔ ؎۴...... حضرت عمرو بن سعیدؓ کے بھائی۔ ؎۵...... کل مردوں کی تعداد ۸۶ تھی مگر عبیداللہ بن ...... (بقیہ برصفحہ نمبر 6)

۹	حضرت جہمؓ بن قیس	۹	مع زوجہ حضرت اُم حرملہؓ بنت عبدالاسود
۱۰	حضرت مطلبؓ بن ازہر	۱۰	مع زوجہ حضرت رملہؓ بنت عوف
۱۱	حضرت حارثؓ بن خالد	۱۱	مع زوجہ حضرت ریطہؓ بنت حارث[1]
۱۲	حضرت حاطبؓ بن الحارث	۱۲	مع زوجہ حضرت فاطمہؓ بنت مجلّل
۱۳	حضرت خطابؓ بن الحارث[2]	۱۳	مع زوجہ حضرت فکیہہؓ بنت یسار
۱۴	حضرت سفیانؓ بن معمر	۱۴	مع زوجہ حضرت حسنہؓ
۱۵	حضرت سکرانؓ بن عمرو[3]	۱۵	مع زوجہ حضرت سودہؓ بنت زمعہ[4]
۱۶	حضرت مالکؓ بن ربیعہ	۱۶	مع زوجہ حضرت عمرہؓ بنت سعدی

(بقیہ از صفحہ نمبر 5) ...... جحش کے بارے میں بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ یہ حبشہ میں جا کر نصرانی ہو گئے تھے اور وہاں ہی وفات پا گئے تھے۔ نصرانی ہونے کی یہ روایت صحیح نہیں۔ واللہ اعلم۔ بخاری شریف کتاب الوحی میں صلح حدیبیہ ۶ھ کے بعد ہرقل شاہ روم کے دربار میں ہرقل نے حضرت ابوسفیانؓ سے یہ سوال کیا تھا: "فَھَلْ یَرْتَدَّ مِنْھُمْ سخطة لدینه بعد ان یدخل فیه (کیا پھر کوئی ان میں سے ایمان لا کر اس دِین کو بُرا سمجھ کر پھر جاتا ہے)؟ حضرت ابوسفیانؓ نے جواب دیا: لَا (نہیں)۔ (بخاری شریف ج۱)۔ وَ سَاَلْتُکَ اَیَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً لِّدِیْنِهٖ بَعْدَ اَنْ یَّدْخُلَ فِیْهِ فَذَکَرْتَ اَنْ لَّا وَ کَذٰلِکَ الْاِیْمَانُ حِیْنَ تُخَالِطُ بِشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ (اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ کوئی اس دِین میں آ کر پھر اس کو بُرا سمجھ کر اس سے پھر جاتا ہے؟ تو نے کہا: نہیں۔ اور ایمان کا یہی حال ہے، جب اُس کی خوشی دِل میں سما جاتی ہے تو پھر نہیں نکلتی۔ (بخاری ج۱ حدیث۶)۔ [6]...... حضرت اُمّ حبیبہؓ، عبیداللہ کی حبشہ میں وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ کی زوجیت میں آئیں اور اُمّ المؤمنین بنیں۔

[1]...... حضرت ریطہؓ سے حبشہ میں موسیٰ، عائشہ، زینب اور فاطمہ پیدا ہوئے۔ [2]...... حضرت حاطبؓ کے بھائی۔ [3]...... حضرت سلیطؓ کے بھائی۔ [4]...... حضرت سکرانؓ کی وفات کے بعد حضرت سودہؓ کا نکاح حضور ﷺ سے ہوا اور اُمّ المؤمنین بن گئیں۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

	ہجرت کرنے والے مرد		ہجرت کرنے والے مرد
۱۷	حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ	۱۸	حضرت زبیر بن عوامؓ
۱۹	حضرت ابوحذیفہ بن عتبہؓ	۲۰	حضرت مصعب بن عمیرؓ
۲۱	حضرت عثمان بن مظعونؓ	۲۲	حضرت عامر بن ربیعہؓ
۲۳	حضرت سہیل بن بیضاؓ	۲۴	حضرت حاطبؓ بن عمرو
۲۵	حضرت عبداللہ بن جحشؓ	۲۶	حضرت معیقبؓ بن ابی فاطمہ درسی
۲۷	حضرت عتبہؓ بن غزوان	۲۸	حضرت اسودؓ بن نوفل
۲۹	حضرت یزیدؓ بن زمعہ	۳۰	حضرت عمروؓ بن اُمیہ
۳۱	حضرت طیبؓ بن عمیر	۳۲	حضرت سویبطؓ بن سعد
۳۳	حضرت عمروؓ بن جہم بن قیس	۳۴	حضرت خزیمہؓ بن جہم بن قیس
۳۵	حضرت ابوالروم بن عمیر۱	۳۶	حضرت فراسؓ بن النضر
۳۷	حضرت عامرؓ بن ابی وقاص	۳۸	حضرت عبداللہؓ بن مسعود
۳۹	حضرت عتبہؓ بن مسعود	۴۰	حضرت مقدادؓ بن عمرو (مقدادؓ بن اسود)
۴۱	حضرت عمروؓ بن عثمان	۴۲	حضرت شماسؓ۲
۴۳	حضرت ہبارؓ بن سفیان بن عبدالاسد	۴۴	حضرت عبداللہؓ بن سفیان۳
۴۵	حضرت ہشامؓ بن ابی حذیفہ	۴۶	حضرت سلمہؓ بن ہشام
۴۷	حضرت عیاشؓ بن ابی ربیعہ	۴۸	حضرت معتبؓ بن عوف

۱......حضرت مصعبؓ بن عمیر کے بھائی۔
۳......حضرت شماسؓ کو عثمان بن عبدالشرید بھی کہتے ہیں۔
۴......حضرت ہبارؓ کے بھائی۔

۴۹	حضرت سائبؓ بن عثمان	۵۰	حضرت قدامہؓ بن مظعون[۱]
۵۱	حضرت عبداللہؓ بن مظعون[۱]	۵۲	حضرت محمدؓ بن حاطب
۵۳	حضرت حارثؓ بن حاطب	۵۴	حضرت جابرؓ بن سفیان[۲]
۵۵	حضرت جنادہؓ بن سفیان[۲]	۵۶	حضرت شرحبیلؓ بن حسنہ[۲]
۵۷	حضرت عثمانؓ بن ربیعہ	۵۸	حضرت خنیسؓ بن حذافہ سہمی[۳]
۵۹	حضرت قیسؓ بن حذافہ سہمی[۳]	۶۰	حضرت عبداللہؓ بن حذافہ سہمی[۳]
۶۱	حضرت عبداللہؓ بن حارث سہمی	۶۲	حضرت ہشامؓ بن العاص سہمی
۶۳	حضرت ابوقیسؓ بن الحارث سہمی	۶۴	حضرت حارثؓ بن الحارث بن قیس
۶۵	حضرت معمرؓ بن الحارث سہمی	۶۶	حضرت بشرؓ بن الحارث سہمی
۶۷	حضرت سعیدؓ بن عمرو سہمی[۴]	۶۸	حضرت حارثؓ بن عبدقیس
۶۹	حضرت سعیدؓ بن الحارث سہمی	۷۰	حضرت سائبؓ بن الحارث سہمی
۷۱	حضرت عمیرؓ بن رئاب سہمی	۷۲	حضرت محمیہؓ بن جزء
۷۳	حضرت معمرؓ بن عبداللہ	۷۴	حضرت عروہؓ بن عبدالعزیٰ
۷۵	حضرت عدیؓ بن فضلہ	۷۶	حضرت نعمانؓ بن عدی بن فضلہ
۷۷	حضرت عبداللہؓ بن مخزمہ	۷۸	حضرت عبداللہؓ بن سہیل بن عمرو
۷۹	حضرت سلیطؓ بن عمرو	۸۰	حضرت سعدؓ بن خولہ

۱...... یہ دونوں حضرت سائبؓ کے چچا ہیں۔ ۲...... حضرت جابرؓ اور حضرت جنادہؓ حضرت حسنہؓ کے بطن سے تھے اور حضرت شرجیلؓ ان کے اخیافی بھائی تھے۔ ۳...... یہ تینوں بھائی ہیں۔

۴...... حضرت بشرؓ بن الحارث کے اخیافی بھائی۔

۸۱	حضرت ابوعبیدہ عامرؓ بن الجراح	۸۲	حضرت عمروؓ بن ابی سرح
۸۳	حضرت عیاضؓ بن زہیر	۸۴	حضرت عمروؓ بن الحارث بن زہیر
۸۵	حضرت عثمانؓ بن عبد غنم	۸۶	حضرت سعدؓ بن عبد قیس

(بحوالہ سیرت مصطفیٰ ج۱ص۲۴۳ تا ۲۴۷ بحوالہ سیرت ابن ہشام ج۱ص۱۱۴ وعیون الاثر ج۱ص۱۱۶)[1]

مدینہ منورہ میں اسلام کی ابتداء......ذی الحجہ ۱۱ نبوی

جب موسم حج آیا تو مدینہ منورہ (یثرب) سے قبیلہ خزرج کے کچھ لوگ مکہ آئے۔ یہ نبوت کا گیارہواں سال تھا۔ ان میں قبیلہ خزرج کے چھ آدمی جن کے نام یہ تھے:

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۱) حضرت اسعدؓ بن زرارہ   (۲) حضرت عوفؓ بن الحارث

(۳) حضرت رافعؓ بن مالک بن عجلان   (۴) حضرت قطبہؓ بن عامر

(۵) حضرت عقبہؓ بن عامر   (۶) حضرت جابرؓ بن عبداللہ بن رباب

اور بعض نے بجائے حضرت جابرؓ کے عبادہؓ بن الصامت کا نام ذکر کیا ہے۔ (سیرت مصطفیٰ ج۱ص۳۳۱ مولانا کاندھلوی بحوالہ سیرت ابن ہشام ج۱ص۱۵۰)

---

[1]......سیرت ابن ہشام نے مہاجرین حبشہ کے اسماءِ گرامی مع انساب وقبائل نہایت تفصیل سے ذکر کئے ہیں اور حافظ ابن سید الناس نے عیون الاثر میں اختصار کے ساتھ ذکر کئے ہیں۔ حضرت عمارؓ بن یاسر کے بارے میں علماء سیر کا اختلاف ہے کہ وہ مہاجرین حبشہ میں تھے یا نہیں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ یمن کے رہنے والے تھے، مکہ مکرمہ آ کر اسلام قبول کیا۔ پھر یمن چلے گئے اور یمن سے ہجرت فرما کر حبشہ چلے آئے۔ اور پھر وہاں سے ۷ھ میں حضرت جعفرؓ کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ آ گئے۔ (سیرت مصطفیٰ ج۱ص۲۴۸ بحوالہ زاد المیعاد ج۲ص۴۵)

انصارِ مدینہ کو دعوتِ اسلام

حج کے موسم میں ان چھ احباب کے پاس آنحضرت ﷺ تشریف لے گئے اور اسلام کی دعوت دی اور قرآن کی ان پر تلاوت کی۔ ان لوگوں نے دیکھتے ہی دیکھتے آپ ﷺ کو پہچان لیا اور آپس میں ایک دوسرے سے مخاطب ہو کر کہنے لگے: واللہ! یہ وہی نبی ﷺ ہیں، جن کا یہود ذکر کیا کرتے تھے۔ دیکھو! کہیں ایسا نہ ہو کہ اس فضیلت اور سعادت میں یہود ہم سے سبقت لے جائیں۔ اور اسی مجلس میں اُٹھنے سے پہلے آپ ﷺ پر ایمان لے آئے۔ اور آپ ﷺ سے یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم تو آپ پر ایمان لے آئے، یہود سے ہمارا اکثر جھگڑا ہوتا رہتا ہے، اگر آپ اجازت دیں تو واپس جا کر ان کو بھی اسلام کی دعوت دیں۔ اور اگر وہ بھی اس دعوت کو قبول کر لیں اور اس صورت سے ہم اور وہ متفق ہو جائیں تو پھر آپ ﷺ سے زیادہ کوئی عزیز نہ ہو گا۔

یہ مذکورہ چھ صحابہؓ قبیلہ خزرج کے تھے۔ آپ ﷺ سے رُخصت ہو کر مدینہ منورہ پہنچے۔ جس مجلس میں بیٹھتے، وہیں آپ ﷺ کا ذکر کرتے۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ مدینہ منورہ کا کوئی گھر اور کوئی مجلس آپ ﷺ کے ذکر سے خالی نہ رہی۔ (سیرت ابن ہشام ج ۱ ص ۱۵۰)

☆☆☆☆

انصارِ مدینہ کی پہلی بیعت ۱۲ نبوی

جب حج کے موسم کا دوسرا سال آیا جو نبوت کا بارھواں سال تھا تو بارہ اشخاص آپ ﷺ سے ملنے کے لئے مکہ حاضر ہوئے۔ پانچ تو انہیں چھ میں سے تھے جو پچھلے سال حاضر تھے۔ اس سال حضرت جابرؓ بن عبداللہ بن رباب حاضر نہ ہو سکے۔ سات صحابہؓ اُن کے سوا تھے۔ ان تمام اصحابؓ کے نام یہ تھے:

(۱) حضرت اسعدؓ بن زرارہ، (۲) حضرت عوفؓ بن الحارث، (۳) حضرت رافعؓ بن مالک بن عجلان، (۴) حضرت قطبہؓ بن عامر، (۵) حضرت عقبہؓ بن عامر، (۶) حضرت معاذؓ بن الحارث،[۱] (۷) حضرت زکوانؓ بن عبد قیس،[۲] (۸) حضرت عبادہؓ بن الصامت، (۹) حضرت یزیدؓ بن ثعلبہ، (۱۰) حضرت عباسؓ بن عبادہ بن فضلہ، (۱۱) حضرت ابوالہیثم مالکؓ بن تیہان، (۱۲) حضرت عویمؓ بن ساعدہ

یہ بارہ حضرات آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رات کے وقت منیٰ میں عقبہ کے قریب آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے اور نہ چوری اور نہ زنا کریں گے۔ اور نہ اولاد کو قتل کریں گے اور نہ کسی پر بہتان اور نہ تہمت لگائیں گے۔ یہ انصار کی پہلی

[۱]...... حضرت عوفؓ بن الحارث کے بھائی۔ [۲]...... بیعت کے بعد مکہ ہی میں رہ پڑے۔ بعد میں ہجرت کر کے مدینہ آئے۔ اس لئے حضرت زکوانؓ مہاجر بھی ہیں اور انصاری بھی۔ (زرقانی ص ۳۱۳، عیون الاثر ج ۱)۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

بیعت تھی، جس کو بیعت عقبہ اولیٰ کہتے ہیں۔ (سیرت ابن ہشام ج۱ص۱۵۱)

مسلمانوں کی ہجرت کا واقعہ......۱۳ نبوی

ہجرت مدینہ کی ابتداء

(۱) آپ ﷺ نے بحکم الٰہی حضرات صحابہؓ کرام کو مدینہ منورہ ہجرت کر جانے کا حکم دیا۔ (زرقانی ج۱ص۳۱۸)

(۲) ایک اور حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر یہ وحی نازل فرمائی کہ مدینہ، بحرین، قنسرین ان تین شہروں میں سے جس شہر میں بھی جا کر آپ فروکش ہوں گے، وہی آپ ﷺ کا دار الہجرت ہے۔
(رواہ الترمذی والبیہقی عن جریر البدایہ والنہایہ)

(۳) محمد بن اسحٰق کہتے ہیں کہ بیعت عقبہ کے مکمل ہونے کے بعد آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ یہ حکم سنتے ہی پوشیدہ طور پر ہجرت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

سب سے پہلے مدینہ منورہ ہجرت کرنے والے

سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے رضاعی بھائی (۱) حضرت ابوسلمہؓ بن عبدالاسد مخزومی نے مع بیوی حضرت اُمّ سلمہؓ اور بچے کے ہجرت کا ارادہ کیا۔ بیوی اور بچے کو اونٹ پر سوار بھی کر دیا۔ حضرت اُمّ سلمہؓ اور حضرت ابوسلمہؓ کے رشتہ داروں نے بچے اور زوجہ کو ساتھ نہ جانے دیا۔ اور حضرت ابوسلمہؓ کے رشتہ

دار آ پہنچے اور یہ کہہ کر کہ بچہ ہمارے خاندان کا ہے، اسے کوئی نہیں لے جا سکتا، بچہ حضرت اُمّ سلمہؓ کی گود سے چھین لیا۔ حضرت اُمّ سلمہؓ کے رشتہ دار آ گئے۔ انہوں نے کہا کہ تم کو اپنے نفس کا اختیار ہے لیکن ہماری بیٹی کو نہیں لے جا سکتے۔ آخر حضرت ابوسلمہؓ تن تنہا مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔ چنانچہ ایک سال کے بعد ان کے رشتہ داروں کو رحم آیا، بچہ واپس کر دیا۔ حضرت اُمّ سلمہؓ نے بچہ کو گود میں لے کر تنہا اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ کا راستہ لیا۔

اس کے بعد (۲) حضرت عامرؓ بن ربیعہ نے مع اپنی بیوی (۳) حضرت لیلہؓ بنت خیثمہ کے ہجرت کی۔ پھر (۴) حضرت ابو احمدؓ بن جحش نے ہجرت کی۔ پھر (۵) حضرت عبداللہؓ بن جحش نے مع اہل و عیال کے ہجرت کی اور مکان کو قفل ڈال دیا۔

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

بعد ازاں ہجرت کرنے والے صحابہؓ کرام و صحابیاتؓ کے اسماءِ گرامی یہ ہیں:

(۶) حضرت عکاشہؓ بن محصن
(۷) حضرت عقبہؓ بن وہب
(۸) حضرت شجاعؓ بن وہب
(۹) حضرت اربدؓ بن جمیرہ
(۱۰) حضرت منقذؓ بن نباتہ
(۱۱) حضرت سعیدؓ بن رُقیش
(۱۲) حضرت محرزؓ بن فضلہ
(۱۳) حضرت یزیدؓ بن رُقیش
(۱۴) حضرت قیسؓ بن جابر
(۱۵) حضرت عمروؓ بن محصن
(۱۶) حضرت مالکؓ بن عمرو
(۱۷) حضرت صفوانؓ بن عمرو

(۱۸) حضرت شقیقؓ بن عمرو (۱۹) حضرت ربیعہؓ بن اکثم

(۲۰) حضرت زبیرؓ بن عبید (۲۱) حضرت سنجرہؓ بن عبیدہ

(۲۲) حضرت ابوسنانؓ بن محصن (۲۳) حضرت سنانؓ بن ابی سنان

(۲۴) حضرت محمدؓ بن عبداللہ بن جحش اوران کے ہمراہ ہجرت کرنے والی صحابیاتؓ کے نام یہ ہیں:

(۲۵) حضرت زینبؓ بنت جحش (۲۶) حضرت اُمّ حبیبہؓ بنت جحش

(۲۷) حضرت جذامہؓ بنت جندل (۲۸) حضرت اُمّ قیسؓ بنت محصن

(۲۹) حضرت اُمّ حبیبؓ بنت ثمامہ (۳۰) حضرت آمنہؓ بنت رقیش

(۳۱) حضرت سنجرہؓ بنت تمیم (۳۲) حضرت حمنہؓ بنت جحش

بعد ازاں (۳۳) حضرت عمرؓ فاروق بن الخطاب اور (۳۴) حضرت عیاشؓ بن ابی ربیعہ بیس سواروں کے ساتھ ہجرت کے لئے روانہ ہوئے۔ حضرت ہشامؓ بن العاص نے بھی حضرت عمرؓ کے ساتھ ہجرت کا ارادہ کیا لیکن ان کی قوم کے لوگوں نے مزاحمت کی اور ان کو ہجرت کرنے سے روک دیا۔ جن لوگوں نے حضرت عمرؓ کے ساتھ ہجرت کی، اُن کے اسماءِ گرامی یہ ہیں:

(۳۵) حضرت زیدؓ بن خطاب (۳۶) حضرت سراقہؓ بن معتمر

(۳۷) حضرت عمروؓ بن سراقہ (۳۸) حضرت عبداللہؓ بن سراقہ بن معتمر

(۳۹) حضرت خنیسؓ بن خزامہ سہمی (۴۰) حضرت سعیدؓ بن عمرو بن نفیل

عبدالوحید الحنفی

(۴۱) حضرت واقدؓ بن عبداللہ التمیمی (۴۲) حضرت خولی بن خولیؓ
(۴۳) حضرت مالکؓ بن ابی خولی (۴۴) حضرت ایاسؓ بن بکیر
(۴۵) حضرت عامرؓ بن بکیر (۴۶) حضرت عاقلؓ بن بکیر
(۴۷) حضرت خالدؓ بن بکیر

حضرت عمرؓ فاروق کے ساتھ ہجرت کرنے والے بیس (۲۰) اصحابؓ میں سے پانچ کے ناموں کی شناخت نہیں ہو سکی۔

حضرت عمرؓ فاروق کی ہجرت

وَ عَنْ عَلِيّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَلِمْتُ اَحَدًا هَاجَرَ اِلَّا مُخْتَفِيًا اِلَّا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاِنَّهٗ لَمَّا هَمَّ بِالْهِجْرَةِ تَقَلَّدَ سَيْفَهٗ وَ تَنَكَّبَ قَوْسَهٗ وَ انْتَضٰى فِیْ يَدِهٖ سَهْمًا وَ اَتَى الْكَعْبَةَ وَ اَشْرَافُ قُرَيْشٍ بِفِنَائِهَا فَطَافَ سَبْعًا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْمَقَامِ ثُمَّ اَتٰى حِلَقَهُمْ وَاحِدَةً وَاحِدَةً فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ مَنْ اَرَادَ اَنْ تَثْكَلَتْهُ اُمُّهٗ وَ يُؤْتِمُ وَلَدَهٗ وَ تُرْمَلُ زَوْجَتُهٗ فَلْيَلْقِنَا وَرَاءَ هٰذَا الْوَادِیْ فَمَا تَبِعَهٗ مِنْهُمْ اَحَدٌ (ابن عساء کنز العمال)

اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا میں نہیں جانتا کہ کسی نے بھی ہجرت کی ہو۔ مگر چھپ کر سوائے عمر بن خطاب کے کہ جب آپ نے ہجرت کا ارادہ کیا۔ تو اپنی تلوار لٹکائی۔ اور کندھے پر کمان رکھی۔ اور اپنے

ہاتھ میں تیر پکڑے۔ اور کعبہ میں آئے۔ اور قریش کے سردار اس کے صحن میں تھے۔ آپ نے سات چکر لگائے پھر مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر ان کے ایک ایک حلقہ میں آئے۔ پھر کہا چہرے بگڑ گئے۔ جو آدمی چاہے کہ اس کی ماں اسے گم پائے۔ اور اس کے بچے یتیم ہوں اس کی بیوی بیوہ ہو۔ وہ مجھے اس وادی کے پیچھے ملے پھر ان میں سے کوئی بھی ان کے پیچھے نہ گیا۔

(۴۸) حضرت مصعبؓ بن عمیر (۴۹) حضرت شماسؓ بن عثمان

(۵۰) حضرت ابو حذیفہؓ بن عتبہ (۵۱) حضرت عمارؓ بن یاسر

(۵۲) حضرت عثمانؓ بن عفان حبشہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچے۔ ان کے ساتھ زوجہ (۵۳) حضرت رقیہؓ بنت رسول ﷺ بھی مدینہ منورہ پہنچیں۔

بعد ازاں جن صحابہؓ کرام وصحابیاتؓ نے ہجرت کی، ان کے اسماءِ گرامی:

(۵۴) حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ (۵۵) حضرت صہیبؓ بن سنان

(۵۶) حضرت حمزہؓ بن عبد المطلب (۵۷) حضرت زیدؓ بن حارثہ

(۵۸) حضرت ابو مرثد کنازؓ بن حصن (۵۹) حضرت انسہؓ

(۶۰) حضرت ابو کبثہؓ (۶۱) حضرت عبیدہؓ بن الحارث

(۶۲) حضرت طفیلؓ بن الحارث (۶۳) حضرت حصینؓ بن الحارث

(۶۴) حضرت مسطحؓ بن اثاثہ (۶۵) حضرت سویطؓ بن سعد

(۶۶) حضرت طیبؓ بن عمیر (۶۷) حضرت خبابؓ بن الارت
(۶۸) حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف (۶۹) حضرت زبیرؓ بن العوام
(۷۰) حضرت ابوسبرہؓ بن ابی رہم (۷۱) حضرت سالمؓ بن ابی حذیفہ
(۷۲) حضرت عتبہؓ بن غزوان رضی اللہ عنہم اجمعین

الغرض رفتہ رفتہ تمام صحابہؓ ہجرت کر کے مدینہ پہنچ گئے۔

رسول اللہ ﷺ کے پاس مکہ میں سوائے حضرت ابوبکرؓ صدیق اور حضرت علیؓ المرتضیٰ کے کوئی باقی نہ رہا۔ مگر چند بے کس اور بے پناہ مسلمان جو کفار کے پنجہ میں پھنسے ہوئے تھے۔ (سیرت مصطفیٰ ﷺ از مولانا ادریس کاندھلوی ج۱ص۳۵۶ و تاریخ طبری ج۲)

ہجرت آنحضرت ﷺ مع حضرت ابوبکرؓ صدیق

اللہ عزوجل نے اپنے رسول ﷺ کو لڑائی کی اجازت ان آیات سے دی:

قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ وَ اِنْ یَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِیْنَ ○ وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ یَكُوْنَ الدِّیْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ ○ (پ۹ سورۃ الانفال آیت ۳۸ تا ۴۰)

ترجمہ: آپ ان کافروں سے کہہ دیجیے کہ اگر یہ لوگ باز آ جائیں تو ان کے سارے گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں، معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور اگر یہ اپنی وہی عادت رکھیں گے تو کفار سابقین کے حق میں قانون نافذ ہو چکا

ہے۔تم ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور سب اللہ کے مطیع ہو جائیں۔ پھر اگر یہ باز آ جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو خوب دیکھتے ہیں۔اور اگر روگردانی کریں تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا بہت اچھا رفیق ہے اور بہت اچھا مددگار ہے۔

آپ ﷺ نے ان مسلمان صحابہؓ کو جو آپ ﷺ کے ساتھ مکہ میں تھے، اجازت مرحمت فرمائی کہ وہ ہجرت کر کے اپنے انصار بھائیوں کے پاس مدینہ چلے جائیں۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے ان کو تمہارا بھائی بنایا ہے اور مدینہ تمہارے لئے جائے امن ہے۔ اس اجازت کے بعد مسلمان رفتہ رفتہ مدینہ جانے لگے، مگر خود رسول اللہ ﷺ مکہ میں رہے اور انتظار کرنے لگے کہ جب ان کے رب کے پاس سے ان کو مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ جانے کی اجازت ملے تو خود بھی جائیں۔

حضرت علیؓ بن ابی طالب اور حضرت ابوبکرؓ بن ابی قحافہ کے علاوہ اور جو مہاجرین میں سے مکہ میں رہ گئے تھے، ان کو قریش نے یا تو گرفتار کر کے قید کر دیا تھا یا ان کو سخت مصیبت میں مبتلا کیا تھا۔حضرت ابوبکرؓ نے بارہا رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کی اجازت مانگی مگر آپ ﷺ نے فرمایا: جلدی نہ کرو، شاید اللہ تعالیٰ تمہارا کوئی اور ساتھی بھی کر دے۔اس بات سے حضرت ابوبکرؓ کے دِل میں یہ خیال پیدا ہوتا تھا کہ شاید خود رسول اللہ ﷺ ہی ساتھی ہوں۔

(تاریخ طبری ج۲ حصہ اول ص۱۰۰ مطبوعہ نفیس اکیڈمی)

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

تاریخ ہجرت ۲۷ صفر ۱ھ

آپ ﷺ حضرت ابوبکرؓ صدیق کے ہمراہ علماءِ سیر کے نزدیک مکہ مکرمہ سے ۲۷ صفر المظفر ۱ھ بروز جمعرات کو برآمد ہوئے۔ تین شب غارِ ثور میں رہ کر یکم ربیع الاول ۱ھ بروز پیر مدینہ منورہ روانہ ہوئے اور ساحل کے راستہ سے چل کر ۸ ربیع الاول ۱ھ بروز پیر (دوشنبہ) دوپہر کے وقت آپ ﷺ نے قباء میں نزول اجلال فرمایا۔ علامہ ابن حزم اور حافظ مغلطائی نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (سیرت مصطفیٰ از مولانا ادریس کاندھلوی ج۱ص۳۹۹)

رسول اللہ ﷺ کی بہ نفسِ نفیس ہجرت

اللہ جل شانہٗ نے ہجرت سے پہلے آنحضرت ﷺ پر یہ آیۃ شریفہ نازل فرمائی:

وَ قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا O (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۸۰)

ترجمہ: اور کہہ دیجیے کہ اے پروردگار! مجھ کو خوبی کے ساتھ پہنچائیو اور مجھ کو خوبی کے ساتھ لے جائیو اور مجھ کو اپنے پاس سے ایسا غلبہ عطا کیجیے جس کے ساتھ نصرت ہو۔

احمد، ترمذی، ابن جریر، ابن المنذر، طبرانی، حاکم، ابن مزدویہ، ابونعیم، بیہقی نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں تھے۔ آپ ﷺ کو ہجرت کا حکم دیا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے

مذکورہ آیت نازل فرمائی۔ (سنن ترمذی)

حضرت قتادہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مکہ سے ہجرت کرنے اور مدینہ میں داخل ہونے کا حکم دیا۔''مُخرَجَ صِدقٍ'' سے مراد مکہ مکرمہ اور''مُدخَلَ صِدقٍ'' سے مراد مدینہ منورہ ہے۔

(تفسیر درمنثور ج۴ زیر آیت نبی اسرائیل ۸۰)

اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس دُعا کی ہدایت فرما کر اور اس طرح آپ ﷺ کی ہمت میں اضافہ فرما کر آپ ﷺ کو احباب و انصار کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اور اُسے آپ ﷺ کا پُر سکون مکان قرار دے کر وہاں کے باشندوں کو بھی اپنی رحمت سے آپ ﷺ کا انصار و جانثار بنا دیا۔ (تاریخ ابن کثیر البدایہ والنہایہ ج۳ ص ۲۱۷)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

دورانِ ہجرت اذن جہاد اور خلافت وحکومت کی بشارت

(۲) امام عبدالرزاق، احمد، عبد بن حمید، ترمذی (انہوں نے اسے حسن کہا ہے)، نسائی، ابن ماجہ، البزار، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن حبان، طبرانی، الحاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے)، ابن مردویہ، اور بیہقیؒ نے ''دلائل النبوت'' میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ (ہجرت کرتے ہوئے) مکہ سے باہر نکلے تو حضرت ابوبکرؓ صدیق نے کہا: ان لوگوں نے اپنے نبی ﷺ کو (اپنے شہر سے) نکالا ہے، اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن، قوم ہلاک ہو جائے گی۔ اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

اُذِنَ لِلَّذِیۡنَ یُقٰتَلُوۡنَ بِاَنَّہُمۡ ظُلِمُوۡا ؕ وَ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصۡرِہِمۡ
لَقَدِیۡرُۨ ۝ الَّذِیۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِیَارِہِمۡ بِغَیۡرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنۡ یَّقُوۡلُوۡا
رَبُّنَا اللّٰہُ ؕ وَ لَوۡ لَا دَفۡعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعۡضَہُمۡ بِبَعۡضٍ لَّہُدِّمَتۡ
صَوَامِعُ وَ بِیَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ یُذۡکَرُ فِیۡہَا اسۡمُ اللّٰہِ کَثِیۡرًا
ؕ وَ لَیَنۡصُرَنَّ اللّٰہُ مَنۡ یَّنۡصُرُہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیۡزٌ ۝ اَلَّذِیۡنَ اِنۡ
مَّکَّنّٰہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَ اَمَرُوۡا
بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ نَہَوۡا عَنِ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَ لِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الۡاُمُوۡرِ ۝

(پ۱۷ سورۃ الحج آیت۳۹ تا۴۱)

ترجمہ: لڑنے کی ان (مسلمان) لوگوں کو اجازت دے دی گئی، جن سے لڑائی کی جاتی ہے، اس وجہ سے کہ ان (مسلمانوں) پر ظلم کیا گیا ہے۔ اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان (مسلمانوں) کے غالب کر دینے پر پوری قدرت رکھتا ہے (۳۹)۔ جو اپنے گھروں سے بلاوجہ نکالے گئے، محض اتنی بات پر کہ وہ یوں کہتے ہیں کہ ہمارا ربّ اللہ ہے۔ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک کا دوسرے سے زور گھٹاتا رہتا تو نصاریٰ کے خلوت خانے اور عبادت خانے اور یہود کے عبادت خانے اور وہ مسجدیں جن میں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے، سب منہدم ہو گئے ہوتے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا جو کہ اللہ کی مدد کرے گا اور بے شک اللہ تعالیٰ قوت والا غلبہ والا ہے (۴۰)۔ یہ (مسلمان) لوگ ایسے ہیں کہ اگر ہم ان کو دُنیا میں حکومت دے دیں تو یہ لوگ نماز کی پابندی کریں گے اور زکوٰۃ دیں

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

گے اور نیک کاموں کے کرنے کو کہیں گے اور بُرے کاموں سے منع کریں گے اور سب کاموں کا انجام تو اللہ ہی کے اختیار میں ہے (۴۱)۔

حضرت ابوبکرؓ صدیق نے کہا: مجھے معلوم تھا کہ جنگ ہو گی۔ ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ یہ پہلی آیت ہے جو جہاد (کیا جازت) کے بارے میں نازل ہوئی۔ (سنن ترمذی، کتاب التفسیر، تفسیر در منثور ج ۴ ص ۶۵۸ زیر آیت اذنِ جہاد)

آنحضرت ﷺ کو ہجرت اور جہاد کی اجازت

ابن اسحٰق بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے کفار سے لڑائی کے ضمن میں ارشاد فرمایا:

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا ط وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُ ۝ اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ...... الخ (پ ۱۷ سورۃ الحج آیت ۳۹ تا ۴۰)

ترجمہ: لڑنے کی ان (مسلمان) لوگوں کو اجازت دے دی گئی، جن سے لڑائی کی جاتی ہے، اس وجہ سے کہ ان (مسلمانوں) پر ظلم کیا گیا ہے۔ اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان (مسلمانوں) کے غالب کر دینے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ جو اپنے گھروں سے بلاوجہ نکالے گئے، محض اتنی بات پر کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا ربّ اللہ ہے......۔

پھر جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کو جنگ کی اجازت کے ساتھ

اُن لوگوں کو جو کفار سے جنگ کے بعد رسول اللہ ﷺ کی امداد کرتے ہوئے زندہ بچ گئے تھے، ان لوگوں کے پاس جو اسلام کے بارے میں آپ ﷺ کی حمایت کر رہے تھے، یعنی انصار کے پاس جانے کی اجازت بھی مل گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی قوم کے مسلمانوں کے علاوہ مکہ کے دوسرے مسلمانوں کو بھی مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم دے کر فرمایا کہ وہ انصارِ مدینہ کے ساتھ بھائیوں کی طرح مل جل کر رہیں۔ تاکہ انہیں وہاں بھائیوں ہی جیسے حقوق حاصل ہو جائیں۔ بہرکیف اصحابِؓ رسول ﷺ میں سے جن قریش اور بنی مخزوم کے لوگوں میں جس شخص نے سب سے پہلے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی، وہ ابوسلمہ عبداللہؓ بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھے۔ انہوں نے بیعت عقبہ ثانیہ سے بھی پہلے مدینہ ہجرت کی تھی۔ کیوں کہ حبشہ کو ہجرت کے بعد جب وہاں سے مکہ واپس آئے اور مشرکین قریش انہیں اذیت دینے سے باز نہ آئے تو انہوں نے یہ سُن کر کہ انصار مدینہ مسلمانوں کے ساتھ بھائیوں جیسا سلوک کرتے ہیں، مدینہ کو ہجرت کر گئے۔

(تاریخ ابن کثیر البدایہ والنہایہ ج۳ ص۲۱۰)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عروہ بن الزبیرؓ سے روایت کیا کہ پہلی آیت جو نازل ہوئی، وہ اس وقت نازل ہوئی جب مسلمانوں کو مکہ میں ابتلاء میں ڈالا گیا اور ان کے خاندان کے لوگ ہی ان کے درمیان حائل ہوئے تاکہ اسلام سے برگشتہ کر دیں۔ اور انہیں اپنے گھروں سے نکالدیں اور ان پر غلبہ کر لیں۔

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُ ۙ ۝ (سورۃ الحج آیت ۳۹)

اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو مکہ سے خروج کا حکم دیا اور انہیں جنگ کرنے کا بھی اذن مرحمت فرمایا۔ (تفسیر دُرِّ منثور ج۴ ص ۹۵۸)

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے خلاف منصوبے اور ہجرت کی اجازت

ابوجہل بن ہشام نے کہا کہ ایک بات ایسی میری سمجھ میں آئی ہے جس پر اب تک تم میں سے کسی کا خیال تک نہیں گیا۔ حاضرین مجلس نے کہا: ابوالحکم بیان کرو، کیا بات ہے؟ اس نے کہا: میری رائے یہ ہے کہ تم ہر قبیلہ میں سے ایک ایک نہایت دلیر، نجیب اور شریف جواں مرد کا انتخاب کرلو۔ پھر ان جواں مردوں میں سے ہر ایک کو ہم ایک شمشیر براں دیں۔ یہ جماعت اس (محمد رسول اللہ ﷺ) کے پاس جائے اور سب مل کر ایک وار میں اس کا کام تمام کر دیں۔ اس طرح ہم کو ہمیشہ کے لئے اس کی طرف سے چین نصیب ہو جائے گا۔ چونکہ ایک جماعت بیک وقت اسے قتل کرے گی، اس لئے اس کا قصاص تمام قبائل کے ذمہ ہوگا، کسی ایک کے ذمہ نہ رہے گا۔ اور بنو عبد مناف میں پھر یہ قدرت نہ ہوگی کہ اس کے لئے سب قبیلوں سے لڑیں۔ لامحالہ دیت قبول کرنے پر مجبور ہوں گے۔ ہم خوشی سے اس کا خون بہا سب کی طرف سے ادا

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

کریں گے۔ اس کے علاوہ اور کوئی بات تمہارے لئے مفید نہیں۔ اس تصفیہ پر مجلس برخواست اور منتشر ہوگئی۔ (تاریخ طبری ج۲ حصہ اول ص۱۰۲)

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہجرت

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے آکر کہا کہ آپ ﷺ آج رات اپنے اس بستر پر جس پر آپ معمولاً استراحت فرماتے ہیں، نہ سوئیں۔ چنانچہ حسب قرارداد عشاء کے بعد کفار آپ ﷺ کے دروازہ پر جمع ہوئے اور تاک میں لگے کہ جب آپ ﷺ سو جائیں تو وہ حملہ کر کے آپ کو ختم کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے جب دیکھا کہ کفار آ گئے ہیں، انہوں نے حضرت علیؓ بن ابی طالب سے کہا: تم میرے بستر پر سو جاؤ اور میری سبز حضری اونی چادر اوڑھ لو اور سو جاؤ۔ تم کو ان کی طرف سے کوئی گزند نہیں پہنچے گا۔ رسول اللہ ﷺ جب سوتے تھے تو ہمیشہ اسی چادر کو اوڑھتے تھے۔

(۲) ابو جعفر کہتے ہیں کہ اس قصہ میں اس مقام پر بعض راویوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ بن ابی طالب سے یہ بھی کہا کہ اگر ابوبکرؓ بن ابی قحافہ تمہارے پاس آئیں تو ان سے کہہ دینا کہ میں جبل ثور جاتا ہوں، تم میرے پاس آ جاؤ۔

یہ ہدایت دے کر رسول اللہ ﷺ چلے گئے۔ جو لوگ آپ ﷺ کے انتظار میں چھپے بیٹھے تھے، ان کی آنکھیں پٹ کر دی گئی تھیں۔ ان کو کچھ نظر نہ آیا اور آپ ﷺ اُن کے سامنے سے نکل گئے۔ (تاریخ طبری ج۲ حصہ اول ص۱۰۲)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

کفار کی ناکامی

اللہ تعالیٰ نے اُن (کفار) کو اندھا کر دیا۔ حضور ﷺ اُن کو نظر نہیں آئے۔ آپ ﷺ اس مٹی کو ان کے سروں پر ڈالتے اور یہ آیات تلاوت فرماتے جاتے تھے:

یٰسٓ ○ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ○ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ .... وَ جَعَلْنَا مِنْ ۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ○

ترجمہ: .... اور ہم نے ان کے سامنے اور عقب سے ایک دیوار حائل کر دی اور پھر ان کو بند کر دیا کہ وہ کچھ نہیں دیکھ پاتے تھے۔

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

جب آپ ﷺ ان آیتوں کی تلاوت سے فارغ ہوئے، ان میں سے ایک شخص بھی ایسا نہ رہا کہ آپ ﷺ نے اس کے سر پر مٹی نہ ڈال دی ہو۔ پھر آپ ﷺ جہاں جانا چاہتے تھے، چلے گئے۔ کسی دوسرے ایسے شخص نے جو ان لوگوں کے ساتھ نہ تھا، آ کر ان سے کہا کہ تم یہاں کس کا انتظار کر رہے ہو۔ انہوں نے کہا: محمد ﷺ کا۔ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے منصوبے خاک میں ملا دیے۔ محمد ﷺ تمہارے سامنے سے چلے گئے اور انہوں نے تم میں سے ہر شخص کے سر پر مٹی ڈال دی ہے۔ وہ اپنی راہ پر چلے گئے۔ تمہیں کچھ خبر ہے کہ تمہارے سروں پر کیا ہے؟ ہر ایک نے ہاتھ لگا کر سر دیکھا تو اس پر مٹی ملی۔

اب انہوں نے تانک جھانک شروع کی۔ اندر دیکھا کہ حضرت علیؓ رسول اللہ ﷺ کی چادر تانے بستر پر سو رہے ہیں۔ کہنے لگے کہ ضرور یہ محمد ﷺ سو رہے ہیں۔ صبح تک وہیں کھڑے رہے۔ صبح کو حضرت علیؓ بستر سے اُٹھے۔ اب ان کو معلوم ہوا کہ جو بات اُن سے کہی گئی تھی، وہ سچ تھی۔ (تاریخ طبری ج ۲ حصہ اول ص ۱۰۳)

واقعہ ہجرتِ رسول ﷺ و یارِ غار ابوبکرؓ صدیق

امام ابن سعدؒ نے حضرت ابن عباسؓ، حضرت علیؓ، اُمّ المومنین حضرت عائشہؓ صدیقہ بنت ابی بکرؓ، عائشہؓ بنت قدامہ اور سراقہؓ بن جعشم سے روایت بیان کی ہے۔ ان تمام کی روایات ایک دوسرے میں جمع ہیں کہ انہوں نے کہا:

رسول اللہ ﷺ اپنے کاشانۂ اقدس سے نکلے، حالانکہ قوم کے افراد آپ ﷺ کے گھر کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے سنگریزوں کی مشت اُٹھائی اور ان کے سروں پر پھینک دی اور سورہ یٰسین کی تلاوت شروع کر دی اور چلے گئے۔ تو ان (کافروں) کو کسی کہنے والے نے کہا: تم کس کا انتظار کر رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: محمد ﷺ کا۔ اُس نے بتایا: قسم بخدا! وہ تمہارے پاس سے گذر گئے ہیں۔ وہ کہنے لگے: قسم بخدا! ہم نے تو اُنہیں نہیں دیکھا۔ وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے ہوئے اُٹھے۔

رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ صدیق غارِ ثور کی طرف نکلے اور اس میں

داخل ہو گئے۔مکڑی نے اس کے دروازہ پر بعض گھونسلوں کو آپس میں ملا کر جال سا بنا دیا۔قریش نے انتہائی تیزی اور شدت کے ساتھ تلاش کی،حتیٰ کہ غار کے دروازے تک جا پہنچے۔تو ان میں سے بعض نے کہا: اس پر مکڑی کا جال محمد ﷺ کی ولادت سے بھی پہلے کا ہے۔ (تفسیر درّ منثور ج۳ زیر آیت ۴۰ سورۃ التوبہ ص۲۳۲)

ہجرت کی رات بھیس بدل کر حضور ﷺ کا نکلنا

(۲) امام ابو نعیمؒ نے ''دلائل'' میں حضرت عائشہؓ بنت قدامہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: میں کھڑکی سے بھیس بدل کر نکلا تو سب سے پہلے ابو جہل مجھے ملا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ کو مجھے اور ابو بکرؓ کو دیکھنے سے اندھا کر دیا، یہاں تک کہ ہم گزر گئے۔

(تفسیر درّ منثور ج۳ زیر آیت ۴۰ سورۃ التوبہ ص۲۳۲)

غارِ ثور پر ملائکہ کے پروں کا پردہ

(۳) امام ابو نعیمؒ نے حضرت اسماءؓ بنت ابی بکرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ صدیق نے غار کے منہ پر ایک آدمی کو دیکھا تو کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ! بلاشبہ وہ ہمیں دیکھ لے گا۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں! بے شک ملائکہ اب اپنے پروں کے ساتھ اسے چھپائے ہوئے ہیں۔ پس اُس آدمی نے دیر نہیں کی کہ وہ ان کی طرف منہ کر کے پیشاب بیٹھ گیا۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکرؓ! اگر وہ تجھے دیکھ رہا ہوتا تو ایسا نہ کرتا۔

(تفسیر درّ منثور ج۳ زیر آیت ۴۰ سورۃ التوبہ ص۲۳۲)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

غارِ ثور پر مکڑی کا جال سا بُننا

(۴) امام ابو نعیمؒ نے محمد بن ابراہیم تیمی رحمہما اللہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب غار میں داخل ہوئے تو مکڑی نے بعض گھونسلوں کو آپس میں ملا کر اس کے دروازہ پر جال سا بُن دیا۔ جب وہ (کافر) غار کے منہ تک پہنچے تو ان میں سے کسی نے کہا: اس غار میں داخل ہو۔ تو امیہ بن خلف نے کہا: تمہیں غار میں جانے کی کیا ضرورت ہے؟ بے شک اس پر یہ مکڑی محمد ﷺ کی ولادت سے پہلے کی ہے۔

پس نبی مکرم ﷺ نے مکڑی کو مارنے سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے: بلاشبہ! یہ اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔ (تفسیر درّ منثور ج ۳ ص ۲۳۲)

ہجرت کے دوران تین رات غارِ ثور میں

(۵) امام عبدالرزاق، احمد، عبد بن حمید، بخاری، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ کی سند سے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے والدین کو کبھی بھی نہیں پایا مگر اس حال پر کہ وہ دونوں دین اسلام کے پیروکار اور اطاعت شعار رہے۔ اور ہم پر کوئی دِن نہیں گزرا مگر اس طرح کہ رسول اللہ ﷺ ہر دن صبح وشام ہمارے گھر تشریف لائے۔

رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو فرمایا: مجھے تمہارا دار ہجرت دکھا دیا گیا

ہے۔ میں نے کھجوروں والی دلدلی زمین دیکھی ہے جو لابتین (سیاہ پتھروں والی زمین کے دوقطعوں) کے درمیان ہے۔ یہی حرتاں کہلاتے ہیں۔

جب رسول اللہ ﷺ نے یہ ذکر فرما دیا تو پھر جنہوں نے ہجرت کی، انہوں نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی۔ اور مسلمانوں میں سے جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی، وہ بھی مدینہ کی طرف لوٹ آئے۔

حضرت ابوبکرؓ صدیق بھی ہجرت کے لئے تیار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ٹھہر جایئے! کیوں کہ مجھے اُمید ہے کہ مجھے بھی اجازت دے دی جائے گی۔ حضرت ابوبکرؓ صدیق نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان! کیا آپ ﷺ بھی یہ اُمید رکھتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

چنانچہ حضرت ابوبکرؓ صدیق نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اور سنگت کے لئے اپنے آپ کو روک لیا۔ آپ کے پاس دو اونٹنیاں تھیں۔ آپ انہیں چار ماہ تک ببول کے پتوں کا چارہ ڈالتے رہے۔ پس اسی اثناء میں ہم ایک دِن اپنے گھر میں دوپہر کے وقت بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے حضرت ابوبکرؓ صدیق کو بتایا کہ اس وقت رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔ حالانکہ آپ ﷺ اس وقت کبھی بھی ہمارے ہاں تشریف نہیں لائے۔ تو حضرت ابوبکرؓ صدیق نے فرمایا: میرے ماں باپ رسول اللہ ﷺ پر قربان ہوں، وہ اس ساعت میں بغیر کسی حکم کے تشریف نہیں لا رہے۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ وہاں پہنچے اور اجازت طلب کی۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ صدیق نے دیدہ و دِل فرش راہ کر دیئے۔ اور

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

آپ ﷺ اندر قدم رنجہ فرما ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ جونہی اندر تشریف لائے تو حضرت ابوبکرؓ صدیق کو فرمایا: اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَکَ (اپنے پاس سے دوسروں کو علیحدہ کردو)۔ تو حضرت ابوبکرؓ صدیق نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! یہ سب آپ کے اہل ہیں؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے بتایا: اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَذِنَ لِیْ فِی الْخُرُوْجِ وَ الْھِجْرَۃِ (مجھے یہاں سے خروج اور ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ تو حضرت ابوبکرؓ صدیق نے عرض کی: اَلصُّحْبَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں بھی آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں)؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: الصحبۃ (ہاں! تم بھی ساتھ رہو گے)۔ تو پھر حضرت ابوبکرؓ صدیق نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ! بِاَبِیْ اَنْتَ (اے اللہ کے رسول! میرا باپ آپ پر قربان) میری ان دو اونٹنیوں میں سے ایک آپ ﷺ لے لیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثمن (قیمت) کے عوض۔

حضرت اُمّ المؤمنین عائشہؓ صدیقہ نے بیان فرمایا: پس ہم نے دونوں کے لئے خوب اچھی طرح تیاری کی اور ہم نے دونوں کے لئے سفر کا توشہ ایک چمڑے کے برتن میں ڈالا اور حضرت اسماءؓ بنت ابی بکرؓ نے اپنے ازار بند کو کاٹا اور اس کے ساتھ اس برتن کو باندھا۔ اسی وجہ سے حضرت اسماء بنت صدیق اکبرؓ کو ذات النطاقین کہا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ صدیق ایک پہاڑ کے غار میں چلے گئے،

جس کا نام ثور ہے۔ اور تین راتیں دونوں وہاں ٹھہرے رہے۔ رات کے وقت اُن کے پاس حضرت عبداللہؓ بن ابی بکرؓ آتے تھے۔ وہ نوجوان، معاملہ فہم اور انتہائی ہوشیار اور تیز آدمی تھے۔ وہ سحری کے وقت اُن کے پاس سے چلے آتے تھے اور قریش مکہ کے ساتھ اس طرح صبح کرتے تھے، جیسا کہ وہاں رات گزارنے والا کرتا تھا۔ آپ جو بات بھی ان سے متعلق سنتے تھے، اسے یاد رکھ لیتے، یہاں تک کہ اس کی خبر ان تک پہنچا دیتے جب کہ اندھیرے باہم مل رہے ہوتے تھے۔

ان کے قریب حضرت ابوبکرؓ صدیق کے آزاد کردہ غلام حضرت عامرؓ بن فہیرہ اپنا ریوڑ چراتے تھے۔ پس جب رات کی تاریکی چھا جاتی تو وہ ان میں سے دودھ والی بکریاں آپ کو پیش کرتا تھا۔ وہ دونوں اپنے مقام میں رات گزار رہے ہوتے، یہاں تک کہ حضرت عامرؓ بن فہیرہ اندھیرے میں دونوں کو آواز دیتا۔ وہ تینوں راتیں اسی طرح کرتے رہے۔

(تفسیر در منثور ج۳ ص ۱۴۱۷ زیر آیت غار ۴۰ سورۃ التوبہ)

غارِ ثور کے سامنے درخت کا اُگنا اور کبوتروں کا بیٹھنا

امام ابن سعد اور ابن مردویہؒ نے حضرت ابن مصعبؒ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں حضرت انسؓ بن مالک، حضرت زیدؓ بن ارقم اور حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کو اس حال میں کہ میں نے انہیں یہ باتیں کرتے ہوئے سنا:

جس رات حضور نبی کریم ﷺ غار میں تھے، اللہ تعالیٰ نے ایک درخت کو

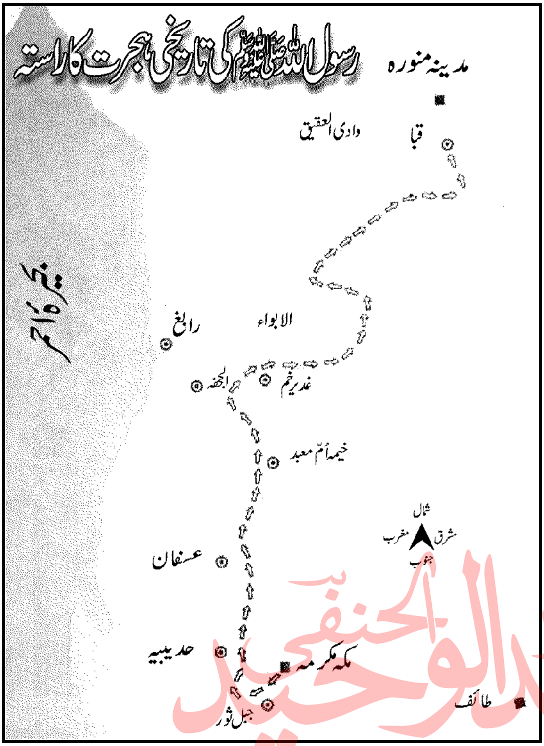

حکم فرمایا تو وہ آپ ﷺ کے سامنے اُگا اور اُس نے آپ ﷺ کو ڈھانپ لیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مکڑی کو حکم دیا تو اس نے آپ ﷺ کے سامنے ایک جالا بُن دیا اور آپ ﷺ کو چھپا لیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے دو جنگلی کبوتروں کو حکم دیا تو وہ غار کے منہ پر رہنے لگے۔

قریش کے ہر قبیلے سے نوجوان اپنی لاٹھیاں، تلواریں اور نیزے وغیرہ لے کر آ گئے۔ یہاں تک کہ جب وہ حضور نبی کریم ﷺ سے چالیس قدم کے فاصلہ پر تھے تو ان میں سے ایک نیچے اُترا اور اُس نے غار میں دیکھا اور لوٹ کر اپنے ساتھیوں کی طرف گیا۔ اور انہوں نے اسے کہا: تجھے کیا ہوا؟ تو نے غار میں نہیں دیکھا۔ تو اس نے جواب دیا: میں نے غار کے منہ پر دو کبوتروں کو دیکھا ہے، جس سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں کوئی نہیں ہے۔ جو کچھ اُس نے کہا، وہ سب کچھ حضور ﷺ نے سُن لیا۔ اور آپ ﷺ نے جان لیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ سے اُسے دور ہٹا دیا ہے۔ سو میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے ان

عبدالوحید الحنفی
خادم اہلسنت

کے بارے میں سُنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کبوتروں کو جزا یہ عطا فرمائی کہ وہ حرم پاک میں رہنے لگے اور حرم پاک کے تمام کبوتر اسی جوڑے سے پیدا ہوئے۔

(تفسیر درّ منثور ج۳ ص ۲۳۷ زیر آیت غار بحوالہ طبقات ابن سعد ج ا ص ۲۲۹ مطبوعہ دار صادر بیروت)

کون ہے وہ جس کی تین خصلتیں ہیں

(۱) امام ابن ابی حاتمؒ نے حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے اور حضرت سالمؓ بن عبید اصحابؓ صفہ میں سے تھے کہ انہوں نے کہا: حضرت عمرؓ فاروق اعظم نے حضرت ابوبکرؓ صدیق اکبر کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

کون ہے وہ جس کی یہ تین خصلتیں ہیں؟

اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ ...... صاحب کون ہے؟

اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ ...... وہ دونوں کون ہیں؟

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ...... یہ خطاب کس سے ہے؟

(تفسیر درّ منثور ج۳ ص ۲۳۷ زیر آیت غار ۴۰ سورۃ التوبہ)

(۲) امام ابوالشیخؒ نے حضرت قتادہؒ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: ''صَاحِبِهٖ'' میں 'صاحب' سے مراد حضرت ابوبکرؓ صدیق ہیں اور 'غار' سے مراد مکہ کا وہ پہاڑ ہے، جسے ثور کہا جاتا ہے۔ (تفسیر درّ منثور ج۳ زیر آیت غار سورۃ التوبہ)

(۳) امام ابن ابی حاتمؒ نے حضرت عمرو بن حارثؓ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ صدیق نے فرمایا: تم میں

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

سے کون سورۃ التوبہ پڑھ سکتا ہے؟ ایک آدمی نے کہا: میں۔ آپ نے فرمایا: پڑھ۔ جب وہ اس آیت [اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ ......] پر پہنچا تو آپ کے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! وہ صاحب میں ہی ہوں۔

(تفسیر درّ منثور ج۳ ص۲۳۸ زیر آیت غار۴۰ سورۃ التوبہ)

(۴) امام ابن مردویہؒ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَبُوْبَكْرٍ اَخِیْ وَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ فَاعْرِفُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا سُدُّوْا كُلَّ خَوْخَةٍ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ اَبِیْ بَكْرٍ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکرؓ میرا بھائی ہے اور غار میں میرا ساتھی ہے۔ پس تم اس سے اسے پہچانو۔ پس اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو یقیناً ابوبکرؓ کو خلیل بناتا۔ اس مسجد میں ابوبکرؓ کی کھڑکی کے سوا تمام کھڑکیاں بند کر دو۔

(تفسیر درّ منثور ج۳ ص۲۳۹ زیر آیت غار۴۰ سورۃ التوبہ)

غارِ ثور سے مدینہ منورہ تک ہجرت کا سفر

(۱) امام عبدالرزاق، احمد، عبد بن حمید، بخاری، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت زہریؒ کی سند سے حضرت عروہؓ سے اور انہوں نے اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے بنی ویل کے ایک آدمی (یہ حضرت عبداللہؓ بن اریقط الدولی بعد میں مسلمان ہو گئے) کو اجرت (مزدوری) پر لیا۔ اس کا تعلق بنی عبد

بن عدی سے تھا اور وہ راستے کی رہنمائی میں انتہائی مہارت رکھتا تھا۔ وہ قریش کے دین پر تھا، مگر ان دونوں (یعنی حضورﷺ اور حضرت ابوبکرؓ) نے اس پر اعتماد کرلیا تھا۔ اسے پناہ دی اور اپنی دونوں اونٹنیاں اس کے حوالے کردیں۔ اور تین راتوں کے بعد انہیں غارِ ثور میں لانے کا اُس سے وعدہ لے لیا۔

تیسری رات کی صبح کو وہ دونوں اونٹنیوں کو ساتھ لے کر آ گیا اور وہاں سے سفر کا آغاز کیا۔ رسول اللہﷺ اور حضرت ابوبکرؓ صدیق کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ صدیق کے غلام حضرت عامرؓ بن فہیرہ اور ایک راستے کے رہبر (حضرت عبداللہؓ بن اریقط الدولی) ویلی بھی تھے۔ اس نے ان کے لئے ایک دوسرا راستہ اختیار کیا جو کہ ساحل کا راستہ تھا۔

زہری کا بیان ہے کہ مجھے عبدالرحمٰن بن مالک مدلجی جو کہ سراقہ بن مالک بن جعشم کا بھتیجا ہے، نے بتایا ہے کہ اُسے اپنے باپ نے یہ بتایا ہے کہ اس نے سراقہ کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ کفار قریش کے قاصد ہمارے پاس آئے اور انہوں نے آ کر بتایا کہ قریش نے کہا ہے کہ جو بھی رسول اللہﷺ اور حضرت ابوبکرؓ صدیق کو قتل کرے گا یا انہیں قید کر کے لائے گا، ان کی دیت (سو اونٹ) اس کے لئے ہوگی۔ اسی اثناء میں کہ میں اپنی قوم بنی مدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا، ان میں سے ایک آدمی آیا۔ ہمارے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر اس نے کہا: اے سراقہ! میں نے ابھی ساحل پر چند لوگوں کو دیکھا ہے اور میرا خیال یہ ہے کہ وہ محمد (ﷺ) اور اُن کے ساتھی ہی ہیں۔ سراقہ

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

نے کہا: میں نے پہچان لیا کہ یقیناً وہ وہی ہیں لیکن میں نے کہہ دیا کہ وہ، وہ نہیں ہیں۔لیکن میں نے فلاں فلاں آدمی کو دیکھا ہے کہ وہ چل پڑے ہیں۔

پھر میں کچھ دیر مجلس میں بیٹھا رہا اور پھر اُٹھ کر اپنے گھر گیا اور اپنی کنیز کو حکم دیا کہ وہ میرے گھوڑے کو ٹیلے کے پیچھے کی جانب لے چلے اور وہاں اُسے روک رکھے۔ میں نے اپنا نیزہ اُٹھایا اور گھر کی پچھلی جانب سے نکلا۔ زمین کو اپنے نیزے سے چھیدتا رہا اور نیزے کی اوپر والی جانب کو نیچے کی جانب کیا۔ یہاں تک کہ میں اپنے گھوڑے کے پاس پہنچ گیا۔ میں اُس پر سوار ہوا اور اُسے خوب تیزی سے دوڑایا۔ اس نے مجھے اتنا قریب پہنچا دیا، یہاں تک کہ میں نے ان کا نشان دیکھ لیا۔ پھر جب میں ان کے اتنا قریب پہنچ گیا کہ آواز انہیں سنائی دینے لگی تو میرا گھوڑا کھڑا ہو گیا اور میں اُس پر سے گِر پڑا۔ پھر اُٹھا اور اپنا ہاتھ اپنے ترکش کی طرف بڑھایا اور اُس سے فال کا تیر نکالا۔ اس کے ذریعے یہ غور و فکر کرنے کی کوشش کی کہ آیا میں انہیں کچھ ضرر پہنچا سکوں گا یا نہیں؟ لیکن اس سے ایسا تیر نکلا جو مجھے قطعاً پسند نہ تھا۔ وہ یہ تھا کہ میں انہیں کوئی ضرر اور نقصان نہیں پہنچا سکوں گا۔ پھر میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور فال کے خلاف کیا۔ یہاں تک کہ جب میں رسول اللہ ﷺ کی قرأت سننے لگا اور حال یہ ہے کہ آپ ﷺ ادھر اُدھر التفات نہیں کرتے اور حضرت ابوبکرؓ صدیق کو دیکھا کہ وہ کثرت سے تمام اطراف میں دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ پس اُس وقت میرے گھوڑے کے آگے والے پاؤں زمین میں دھنس گئے اور

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

گھٹنوں تک پہنچ گئے۔ میں اُس سے گر پڑا۔ پھر اُسے کھینچا۔ وہ اُٹھ کھڑا ہوا، حالانکہ پاؤں کا نکلنا بہت مشکل تھا۔ پھر جب اس کی ٹانگیں سیدھی ہو گئیں تو دیکھا کہ اس کے پاؤں پر لگام کا نشان ہے جو دھوئیں کی صورت میں آسمان کی جانب پھیلا ہوا ہے۔ میں نے پھر تیر نکالا لیکن وہی نکلا جسے میں ناپسند کرتا تھا کہ میں انہیں کوئی ضرر نہیں پہنچا سکوں گا۔

لہٰذا میں نے انہیں امان کے لئے آواز دی۔ سو آپ ﷺ ٹھہر گئے۔ اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور ان کے قریب آ پہنچا۔ جب میں اُن سے ملا تو میرے دِل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں انہیں قید نہیں کر سکا۔ بلا شبہ عن قریب رسول اللہ ﷺ کا حکم غالب آ جائے گا۔

پھر میں نے اُن سے کہا کہ آپ کی قوم نے آپ کے بارے میں سو اونٹ انعام مقرر کیا ہے۔ میں نے انہیں سفر کے متعلق کچھ بتایا اور جو لوگ ان کا ارادہ رکھتے تھے، ان کے بارے میں آگاہ کیا اور اپنا کھانا اور کچھ سامان سفر انہیں پیش کیا۔ مگر انہوں نے مجھ سے کوئی شے نہ لی اور نہ مجھ سے کسی کے بارے میں پوچھا۔ مگر صرف یہ کہا کہ ان کا معاملہ مخفی رکھوں، کسی پر اظہار نہ کروں۔ پھر میں نے عرض کی کہ مجھے ایک تحریر لکھ دیجیے جس میں امان کا وعدہ کیا گیا ہو۔ چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ بن فہیرہ کو حکم دیا تو انہوں نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر امان نامہ لکھ کر دے دیا۔

(تفسیر درّ منثور ج ۳ ص ۴۲۷ زیر آیت غار سورۃ التوبہ)

عبد الوحید الحنفی

دورانِ سفر ہجرت قصہ حضرت اُمّ معبدؓ

حضور ﷺ نے مدینہ منورہ کا راستہ لیا۔ راستہ میں حضرت اُمّ معبدؓ کے خیمہ پر گزر ہوا۔ حضرت اُمّ معبدؓ ایک نہایت شریف اور مہمان نواز خانون تھیں۔ خیمہ کے دالان میں بیٹھی رہتی تھیں۔

قافلہ نبوی ﷺ کے لوگوں نے حضرت اُمّ معبدؓ سے گوشت اور کھجور خریدنے کی غرض سے کچھ دریافت کیا، مگر کچھ نہ پایا۔ رسول اللہ ﷺ کی نظر جو خیمہ پر پڑی تو خیمہ کی ایک جانب ایک بکری دیکھی۔ دریافت فرمایا کہ یہ کیسی بکری ہے؟ اس نے عرض کیا: یہ وہ بکری ہے جو کمزوری اور لاغر پن کی وجہ سے دوسرے ریوڑ کے ساتھ نہیں جا سکتی۔ حضور ﷺ نے پوچھا: کیا اس کی کھیری میں دودھ ہے؟ اس نے عرض کی: یہ دودھ دینے سے عاجز ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھے اس بات کی اجازت دیتی ہو کہ میں اس کو دوہ لوں؟ اس نے عرض کی: اگر آپ ﷺ کو کچھ دودھ دکھائی دیتا ہے تو وہ دوہ لیں۔ چنانچہ وہ بکری حضور ﷺ کے پاس لائی گئی۔ آپ ﷺ نے اس کی کھیری کو دست کرم سے مس فرمایا، بسم اللہ پڑھا اور بکری کے دودھ میں برکت کی دُعا فرمائی۔ بکری نے فوراً ٹانگیں کھول دیں اور اس کی کھیری دودھ سے بھر گئی۔ حضور ﷺ نے برتن منگوایا، جس میں اتنا دودھ سما سکتا تھا جسے آدمی جی بھر کر پی لیتے۔ حضور ﷺ نے دودھ دوہنا شروع کیا تو دودھ کی نہر جاری ہوگئی۔ اس پر جھاگ اُٹھنے لگی۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

حضورﷺ نے پہلے حضرت اُمّ معبدؓ کو دودھ پلایا۔ اس نے خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر آپﷺ نے اپنے ساتھیوں کو پلایا۔ انہوں نے بھی جی بھر کر پیا۔ سب سے آخر میں حضورﷺ نے خود نوش فرمایا۔ ایک بار پھر سب نے دودھ پیا۔ حضورﷺ نے دوبارہ اس بکری کو دوہنا شروع کیا، یہاں تک کہ وہ برتن بھر گیا۔ آپﷺ نے وہ برتن حضرت اُمّ معبدؓ کے پاس رکھ دیا۔ پھر اس سے بیعت لے کر یہ قافلہ روانہ ہو گیا۔

(۲) تھوڑی دیر کے بعد اس کے خاوند حضرت ابو معبدؓ اپنی دبلی پتلی بکریوں کو ہانکتے ہوئے آ پہنچے۔ اس نے گھر میں دودھ دیکھا تو حیران ہو کر پوچھنے لگا: یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ نہ تو گھر میں کوئی شیر دار جانور ہے اور نہ ہی اس بکری کے تھنوں میں دودھ کا کوئی قطرہ ہے۔ حضرت اُمّ معبدؓ نے کہا: ایسا نہیں ہے۔ بخدا! ہمارے پاس ایک بابرکت شخص کا گزر ہوا ہے۔ پھر انہوں نے سارا ماجرا سنایا۔ اس کے شوہر نے کہا: اس کا حلیہ بیان کرو۔ تو حضرت اُمّ معبدؓ نے حضورﷺ کے حلیہ مبارک کو ان الفاظ میں بیان کیا:

رَاَیۡتَ رَجُلًا ظَاهِرًا تَوَضَاءَ ةِ اَبۡلَجَ الۡوَجۡهِ حَسُنَ الۡخَلۡقِ لَمۡ تَعِبۡهُ ثَجۡلَةَ وَ لَا تَزۡرِبۡهُ صَعۡلَةُ

ترجمہ: میں نے ایک ایسا مرد دیکھا، جس کا حُسن نمایاں تھا۔ روشن رو، خوب صورت، نہ بڑھی ہوئی توند اسے معیوب بنا رہی تھی اور نہ پتلی گردن اور چھوٹا سر اس میں نقص پیدا کر رہا تھا۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

وَ سِيْمٌ قَسِيْمٌ فِيْ عَيْنَيْهِ دَعْجٌ وَ فِيْ اَشْفَارِهٖ عَطَفٌ وَ فِيْ صَوْتِهٖ صَهْلٌ وَ فِيْ عُنُقِهٖ سَطَعٌ وَ فِيْ لِحْيَتِهٖ كَثَاثَةٌ اَزَجُّ اَقْرَنُ اِنْ صَمَتَ فَعَلَيْهِ الْوَقَارُ وَ اِنْ تَكَلَّمَ سَمَاهُ وَ عَلَاهُ الْبِهَاءُ

ترجمہ: انتہائی خوبرو، حد درجہ حسین، آنکھیں سیاہ اور بڑی اور پلکیں خمدار۔ اس کی آواز گونج دار تھی، گردن چمک دار تھی، ریش مبارک گھنی تھی، دونوں آبرو باریک اور ملے ہوئے۔ اگر خاموش ہوتے تو بڑے پُر وقار نظر آتے۔ جب گفتگو فرماتے تو رُخ پرنور پر رونق چمک مچلنے لگی۔

أَجْمَلُ النَّاسِ وَ اَبْهَاهُ مِنْ بَعِيْدٍ وَ اَحَلَّاهُ وَ أَحْسَنُهُ مِنْ قَرِيْبٍ حُلُوا الْمَنْطِقِ فَصْلًا لَا نَزْرٌ وَ لَا هَذَرٌ

ترجمہ: دور سے سب سے زیادہ حسین و جمیل اور پُروقار دکھائی دیتے اور قریب سے بڑے دل کش اور خوب صورت دکھائی دیتے۔ شیریں گفتار، گفتگو واضح ہوتی۔ نہ بے فائدہ اور نہ بے ہودہ۔

كَانَ مَنْطِقَهُ خَرَزَاتُ نُظِمْنَ رَبْعَةً لَا بَائِنٌ مِّنْ طُوْلٍ وَ لَا تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ غُصْنًا بَيْنَ غُصْنَيْنِ فَهُوَ اَنْضَرُ الثَّلَاثَةِ مَنْظَرًا وَ اَحْسَنُهُمْ قَدْرًا

ترجمہ: گفتگو کے الفاظ گویا لڑی میں پروئے ہوئے موتی۔ قد درمیانہ تھا، نہ زیادہ نمایاں حد تک طویل اور نہ اتنا پست کہ آنکھیں اسے حقیر سمجھنے لگیں۔ آپ دو شاخوں کے درمیان ایک شاخ کی مانند تھے جو سب سے

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

زیادہ تر وتازہ اور خوب صورت دکھائی دے۔

لَہٗ رُفَقَاءُ یَحُفُّوْنَ بِہٖ اِنْ قَالَ اَنْصَتُوْا لَہٗ وَ اِنْ أَمَرَ تَبَادَرُوْا اِلٰی اَمْرِہٖ مَحْفُوْدٌ مَحْشُوْدٌ لَا عَابِسٌ وَ لَا مُعْتَدٍ

ترجمہ: ان کے ایسے ساتھی تھے جو ان کے گرد حلقہ بنائے رکھتے۔ اگر کوئی وہ بات کرتے تو خاموشی کا پیکر بن جاتے اور گوش بر آواز ہو جاتے۔ اور اگر وہ کوئی حکم فرماتے تو بلا تاخیر تعمیل کرتے۔ سب کے مخدوم، حلقہ اصحابؓ میں گھرے ہوئے۔ نہ ترش رو اور نہ زیادتی کرنے والے۔

(الخصائص الکبریٰ از امام جلال الدین سیوطی ج ا ص ۴۴۸)

(۳) حضرت ابومعبدؓ نے اپنی بیوی سے جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دلکش حلیہ مبارک سنا تو کہنے لگے: یہ وہی شخص ہیں، جن کی تلاش میں قریش سرگرداں ہیں اور مکہ مکرمہ میں ان کے متعلق کی جانے والی باتوں کا تذکرہ کئی بار ہمارے سامنے بھی ہوا۔ (الخصائص الکبریٰ از امام جلال الدین سیوطی ج ا ص ۴۴۸، بحوالہ طبرانی، حاکم، بغوی، ابن شاہین، ابن سکن، ابن منذر، بیہقی اور ابونعیمؒ نے بہ سند حزام بن ہشام بن جیش بن خالد اپنے والد سے اور وہ بھی اپنے والد سے یہ واقعہ روایت کرتے ہیں)

حضرت علیؓ المرتضٰی اور کفار مکہ کا رویہ

صبح کے وقت وہ مشرک جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاک میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں گھسے۔ حضرت علیؓ بستر پر سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ قریب جا کر انہوں نے پہچانا کہ یہ حضرت علیؓ ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ تمہارے صاحب کہاں ہیں؟ حضرت علیؓ نے کہا: میں نہیں جانتا۔ کیا میں ان کا پاسبان تھا کہ نگرانی

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

کرتا؟ تم نے ان سے کہا تھا کہ یہاں سے چلے جاؤ، وہ چلے گئے۔ منکرین نے ان کو خوب ڈانٹا مارا اور مسجد حرام میں لے جا کر تھوڑی دیر قید رکھا اور پھر چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو ان کی سازش سے بچا لیا اور اسی بیان میں یہ آیات نازل فرمائیں:

وَ اِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ ؕ وَ یَمْکُرُوْنَ وَ یَمْکُرُ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ۝ (سورۃ الانفال آیت ۳۰)

حضرت اسماءؓ بنت ابوبکرؓ صدیق اور ابوجہل کا رویہ

حضرت اسماءؓ بنت ابوبکرؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے جانے کے بعد قریش کے کچھ لوگ جن میں ابوجہل بن ہشام بھی تھا، ہمارے یہاں آئے اور دروازے پر آ کر کھڑے ہو گئے۔ میں اندر سے نکل کر ان کے پاس آئی۔ انہوں نے پوچھا: تمہارا باپ ابوبکرؓ کہاں ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ میرے باپ کہاں ہیں؟ اس پر ابوجہل نے جو بہت ہی اور درشت خو میرے چہرے پر اس زور سے طمانچہ مارا کہ میرے کان کی بالی گر پڑی۔ اس کے بعد وہ سب چلے گئے۔ تین دِن تک ہمیں معلوم نہ ہو سکا کہ رسول اللہ ﷺ کہاں گئے ہیں۔ پھر اسفل مکہ سے ایک ''جن'' عرب کی لے میں چند شعر پڑھتا ہوا سنائی دیا۔ لوگ اس کے پیچھے پیچھے تھے۔ اس کی آواز سنتے تھے، مگر اُسے نہ دیکھتے تھے۔ اس طرح وہ ان اشعار کو پڑھتا ہوا مکہ اعلیٰ

سے گزر گیا۔

جَزَی اللّٰہُ رَبُّ النَّاسِ خَیْرَ جَزَائِہٖ
رَفِیْقَیْنِ قَالَا خَیْمَتِیْ اُمِّ مُعْبَدٖ
ھُمَا نَزَلَاھَا بِالْھُدٰی فَاھْتَدَتْ بِہٖ
فَقَدْ فَازَ مَنْ اَمْسٰی رَفِیْقَ مُحَمَّدٖ
لِیَھْنَ اَبَابَکْرٍ سَعَادَۃُ جَدِّہٖ
بِصُحْبَتِہٖ مَنْ یُسْعِدِ اللّٰہُ یَسْعَدِہٖ
لِیَھْنِ بَنِیْ کَعْبٍ مُقَامُ فَتَاتِھِمْ
وَ مَقْعَدُھَا لِلْمُؤْمِنِیْنَ بِمَرْصَدٖ

ترجمہ: اللہ ان دونوں ساتھیوں کو بہترین جزا دے، جنہوں نے کہا کہ اُمِّ معبد کے خیموں کو چلو۔ وہ دونوں ہدایت لے کر وہاں اتر پڑے۔ ان کے پاس رشد و ہدایت کا سامان تھا۔ اور جس شخص نے محمد ﷺ کی رفاقت اختیار کی تھی، وہ کامیاب ہو گیا۔ ابوبکرؓ کو آپ کی صحبت اور رفاقت کی وجہ سے جو سعادت اور خوش نصیبی حاصل ہوئی، وہ ابوبکرؓ کو مبارک ہو۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ خوش نصیب کرے، وہ ضرور خوش نصیب ہو گا۔ بنو کعب کو مبارک ہو کہ ان کے جواں مرد، مومنین کی حفاظت کے لئے گھات میں بیٹھے۔

حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں: ان اشعار سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لے گئے ہیں۔ اس سفر میں غارِ ثور سے نکل کر آگے کے سفر

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید

میں یہ چار صاحب تھے: (۱) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ، (۲) حضرت ابوبکر صدیق اکبرؓ، (۳) حضرت عامرؓ بن فہیرہ (حضرت صدیق اکبرؓ کے آزاد کردہ غلام اور (۴) حضرت عبداللہؓ بن ارقد (ان کا رہبر)۔

(تاریخ طبری ج ۲ حصہ اول ص ۱۰۷)

ہجرت سے متعلق آیاتِ قرآنی کا نزول

(۱) یہ آیت آنحضرت ﷺ کی ہجرت کے واقعے کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ اس دِن جو قرآن نازل ہوا، ان میں یہ تھا:

وَ اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ط وَ يَمْكُرُوْنَ وَ يَمْكُرُ اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ○ (سورۃ الانفال آیت ۳۰)

ترجمہ: اور (اے پیغمبر ﷺ!) وہ وقت یاد کرو جب کافر لوگ منصوبے بنا رہے تھے کہ تمہیں گرفتار کر لیں یا تمہیں قتل کر دیں یا تمہیں (وطن سے) نکال دیں۔ وہ اپنے منصوبے بنا رہے تھے اور اللہ تعالیٰ اپنا منصوبہ بنا رہا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر منصوبہ بنانے والا ہے۔

(۲) اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول نازل ہوا:

اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ○ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ○ (پ ۲۷ سورۃ الطّور آیت ۳۰ تا ۳۱)

ترجمہ: کیا وہ کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے، جس کی موت کا ہمیں انتظار ہے۔
کہہ دو انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔
(تاریخ طبری ج ۲ حصہ اول ص ۱۰۳ مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی)

غارِ ثور سے مدینہ منورہ کا سفر ہجرت

(۱) حضرت عامرؓ بن فہیرہ ازد کے ایک غلام تھے۔ یہ ابو الحارث بن الطفیل بن عبداللہ سخرہ کے (جو حضرت عائشہؓ بنت ابی بکرؓ اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی بکرؓ کے اخیافی بھائی تھے) پروردہ تھے۔ حضرت عامرؓ بن فہیرہ مسلمان ہو گئے۔ یہ اب تک غلام تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔ یہ نہایت مخلص مسلمان تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ صدیق مکہ مکرمہ سے چل نکلے۔ حضرت ابوبکرؓ کا بکریوں کا ایک گلہ تھا، جسے حضرت عامرؓ بن فہیرہ چرایا کرتے تھے اور شام کو حضرت ابوبکرؓ کے گھر لے آتے تھے۔ اب حضرت ابوبکرؓ نے انہیں گلہ کے ساتھ جبل ثور بھیج دیا۔ حضرت عامرؓ بن فہیرہ ان بکریوں کو شام کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غارِ ثور میں لے جاتے تھے۔ یہ وہی غار ہے، جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کیا ہے۔ حضرت عامرؓ بن فہیرہ کو بھی حضرت ابوبکرؓ نے راستے میں خدمت گزاری کے لئے اپنے ساتھ لے لیا۔

(۲) اس سفر ہجرت میں غارِ ثور سے مدینہ تک کے سفر میں راہبر بنو عبد بن عدی کے قبیلہ بنو سہم کے خاندان عاص بن وائل کے ایک شخص (حضرت عبداللہؓ بن اریقط الدولی) کو جو قریش کے حلیف اور اب تک مشرک تھے (بعد

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

میں مسلمان ہو گئے ا)۔ ان کو انہوں نے راستے سے واقفیت کی وجہ سے اس کام کے لئے اجرت پر مقرر کرلیا تھا۔ دونوں اونٹنیوں کو اُن کے حوالے کر دیا تھا اور تین راتوں کے بعد غارِ ثور پر لے آنے اور غارِ ثور میں قیام کو راز میں رکھنے کی قسم لے لی گئی تھی۔ تیسری رات کی صبح کو وہ دونوں اونٹنیوں کو ساتھ لے کر آ گئے۔ اور تیسرا اُن کا اپنا اونٹ تھا۔ (سیرت ابن ہشام ج ا ص ۴۲۵

البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۲۳۴)

غارِ ثور سے مدینہ تک کی منزلیں

(۳) ابن ہشام کے بقول حضرت عبداللہؓ بن ارقد مسلمان ہونے سے قبل عبداللہ بن اریقط کے نام سے مشہور تھے اور اُجرت پر سار بانی کا کام کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہؓ بن ارقد کو اس کام کے لئے اُجرت پر لے لیا جائے۔ چنانچہ آپ ﷺ کے ارشادِ گرامی کے مطابق حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عبداللہؓ بن ارقد کو بلا کر دونوں سواریاں مکہ سے باہر لے جانے کے لئے کہا اور ان کا چارہ اور پانی اور اپنا سامان وغیرہ بھی ساتھ کر دیا۔ (البدایہ والنہایہ، تاریخ ابن کثیر ج ۳ ص ۲۲۴)

امام ابن عبدالبر نے التمہید میں حضرت کثیر بن فرقدؒ سے یہ قول بیان کیا ہے: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کے لئے نکلے اور حضرت ابوبکرؓ صدیق بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے تو حضرت ابوبکرؓ صدیق کی سواری لائی

ا...... واقدی نے اُن کا مسلمان ہونا بیان کیا ہے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

گئی اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: آپ ﷺ سوار ہوں اور وہ آپ کے ردیف ہوں گے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم سوار ہو اور میں آپؓ کے پیچھے بیٹھوں گا۔ کیوں کہ جو مالک ہو وہی سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حق دار ہوتا ہے۔ سو جب دونوں نکلے تو راستے میں سراقہ بن جعشم سے ملاقات ہوئی۔ حضرت ابوبکرؓ صدیق جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ اُس نے آپ ﷺ پوچھا: تم کون ہو؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: باغ (بغاوت کرنے والا)۔ اس نے کہا: یہ تمہارے پیچھے کون ہیں؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: ہاد (ہدایت اور راہنمائی کرنے والا)۔ پھر اُس نے کہا: آپ محمد ﷺ کے بارے میں بتا سکتے ہیں؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: وہ میرے پیچھے ہیں۔ (تفسیر درمنثور ج۳ سورۃ التوبہ زیر آیت ۴۰ ص۲۴۴)

سفر ہجرت میں سفید کپڑوں کا تحفہ

(۱) حضرت عروہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیرؓ مسلمانوں کے تجارتی قافلہ کے ساتھ ملک شام سے واپس آ رہے تھے کہ راستہ میں ان سے رسول اللہ ﷺ کی ملاقات ہوگئی۔ حضرت زبیرؓ نے حضور ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ صدیق کو سفید کپڑے پہنائے۔ (حیاتِ صحابہؓ مؤلفہ مولانا محمد یوسف صاحب دہلوی ج۱ ص۵۱۷)

(۲) ابن ابی شیبہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت طلحہؓ نے بھی حضور ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں سفید لباس کے کپڑے ہدیہ پیش کیئے۔ (سیرت مصطفیٰ ج۱ از مولانا کاندھلوی بحوالہ فتح الباری ج۷ ص۱۸۹)

واقعہ ہجرت مدینہ حضرت ابوبکرؓ صدیق کی زبانی

امام ابن سعد، ابن ابی شیبہ، احمد، بخاری، مسلم اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت براء بن عازبؓ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ صدیق نے حضرت عازبؓ سے ایک زین تیرہ درہم کے عوض خریدی اور حضرت عازبؓ سے کہا: حضرت براءؓ کو حکم دو کہ وہ اسے اُٹھا کر میرے گھر تک پہنچا دے۔ تو حضرت عازبؓ نے کہا: نہیں! جب تک کہ آپ ہمیں بتا نہ دیں کہ اس وقت آپ نے کیا کیا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجرت فرمائی اور آپ اُن کے ساتھ تھے؟

حضرت ابوبکرؓ صدیق نے فرمایا: ہم (غار سے) نکلے اور ساری رات سفر کرتے رہے اور پوری تیزی کے ساتھ دِن رات سفر کیا۔ یہاں تک کہ وہ سفر ہم پر غالب آ گیا اور ہم دوپہر گزارنے کے لئے رُک گئے۔ میں نے اپنی نظر گھمائی تا کہ کوئی سایہ دیکھوں اور اس میں تھوڑا آرام کر لیں۔ اچانک میری نظر ایک چٹان پر پڑی۔ میں اس کی طرف گیا اور اس کا سایہ ابھی باقی تھا۔ پس میں نے اسے رسول اللہ ﷺ کے لئے ہموار اور درست کیا اور آپ ﷺ کے لئے اپنا کمبل بچھا دیا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ آرام فرما ہو جائیں۔ پس آپ ﷺ آرام فرما ہو گئے۔

پھر میں یہ دیکھنے کے لئے نکلا کہ میں کسی تلاش کرنے والے کو دیکھتا ہوں۔ تو اچانک میری نظر ایک چرواہے پر پڑی۔ میں نے اس سے کہا: اے

غلام تو کون ہے؟ اُس نے کہا: قریش میں سے ایک آدمی کا (غلام ہوں)، اُس نے اُس کا نام بتایا۔ میں اُسے پہچانتا تھا۔ میں نے کہا: کیا تیری بکریوں میں کوئی دودھ والی ہے؟ اُس نے کہا: جی ہاں۔ پھر اُس سے کہا: کیا تو مجھے دودھ دے گا؟ اُس نے کہا: جی ہاں۔ پھر میں نے اُسے کہا: ان میں سے میرے لئے ایک بکری پکڑ کر لاؤ۔ پھر اُسے کہا کہ اس کی کھیری سے گرد و غبار جھاڑ دو۔ تو اُس نے اپنے ہاتھ وغیرہ جھاڑ کر صاف کر لئے۔ میرے پاس چمڑے کا ایک برتن تھا۔ اُس کے منہ پر کپڑا تھا۔ پس اُس نے تھوڑا سا دودھ اُس میں دوہ کر دیا۔ پھر میں نے اُسے پانی کے پیالے میں انڈیلا یہاں تک کہ وہ خوب ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر حاضر ہوا تو آپ ﷺ کو بیدار پایا۔ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ نوش فرمائیے۔ آپ ﷺ نے نوش کیا اور مجھے انتہائی راحت اور خوشی ہوئی۔ پھر عرض کیا: کیا کوچ کا وقت ہو گیا ہے؟

حضرت ابوبکرؓ صدیق نے بیان فرمایا: پھر ہم چل پڑے۔ حالانکہ قوم ہمیں تلاش کر رہی تھی۔ لیکن ان میں سے سراقہ کے سوا کوئی نہ پا سکا۔ وہ گھوڑے پر سوار تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! تلاش کرنے والا ہمیں پیچھے سے آملا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (غمگین نہ ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے)۔ حتیٰ کہ وہ ہمارے اتنا قریب آ گیا کہ ہمارے اور اس کے درمیان ایک یا دو یا تین نیزوں کی مقدار فاصلہ تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ تلاش کرنے والا آ پہنچا ہے اور میں رونے لگا۔ آپ

ﷺ نے فرمایا: تم نہ رو۔ میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں اپنے خیال سے نہیں رو رہا ہوں بلکہ میں آپ ﷺ کے خیال سے رو رہا ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ دُعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ اکْفِنَاہُ بِمَا شِئْتَ اے اللہ! جیسے چاہے ہمیں اس سے محفوظ کر لے۔

پس اُس کا گھوڑا اپنے پیٹ تک زمین میں دھنس گیا اور وہ اس سے کود گیا اور کہنے لگا: اے محمد (ﷺ)! بلاشبہ یہ آپ کا عمل ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجیے کہ وہ مجھے اس موجودہ کیفیت سے نجات دے۔ اللہ کی قسم! میرے پیچھے تلاش میں جو لوگ اس راستے پر آ رہے ہیں، میں انہیں اس سے بھٹکا دوں گا۔ اور یہ میرا ترکش ہے، اس سے تیر لے لیجیے۔ فلاں فلاں جگہ پر آپ ﷺ کا گزر ہو گا۔ میرے اونٹوں اور ریوڑوں سے گزر ہو گا۔ آپ ان سے اپنی ضرورت پوری فرما لیجیے۔ تو آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا: مجھے ان کی کوئی حاجت اور ضرورت نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے دُعا کی تو اسے چھوڑ دیا گیا۔ اور وہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی معیت میں ہم بھی سفر کرتے رہے، یہاں تک کہ ہم مدینہ پہنچے۔

پس لوگوں نے آپ ﷺ کا استقبال کیا۔ وہ راستوں پر اور مکانوں کی چھتوں پر نکل کر آئے ہوئے تھے۔ بچے اور خدام راستوں میں اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہہ رہے تھے: اللہ اکبر جاء رسول اللہ ﷺ جاء محمد ﷺ (اللہ اکبر محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے)۔ قوم میں اس

بارے میں اختلاف رائے ہو گیا کہ کس کے پاس آپ ﷺ قیام کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آج کی رات میں بنی نجار جو حضرت عبدالمطلب کے ننھیال ہیں، ان کے پاس قیام کروں گا اور انہیں یہ اعزاز عطا کروں گا۔ پھر جب دوسرے دِن کی صبح ہو گی تو جیسے حکم ہو گا۔ (تفسیر دُرّ منثور ج ۳ ص ۳۰۷ زیر آیت ۴۰ سورۃ التوبہ بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۳۴۳ حدیث ۳۶۶۱۰ مطبوعہ مکتبہ الزماں مدینہ منورہ)

حضور ﷺ اور صدیق اکبرؓ کی مدینہ منورہ میں آمد

(۱) حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا هَاجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَرْكَبُ وَ اَبُوْبَكْرٍ رَدِيْفُهٗ وَ كَانَ اَبُوْبَكْرٍ يُعْرَفُ فِي الطَّرِيْقِ لِاخْتِلَافِهٖ اِلَى الشَّامِ وَ كَانَ يَمُرُّ بِالْقَوْمِ فَيَقُوْلُوْنَ مَنْ هٰذَا بَيْنَ يَدَيْكَ يَا اَبَابَكْرٍ فَيَقُوْلُ هَادٍ يَهْدِيْنِيْ فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِيْنَةِ بَعَثَ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى اَبِيْ اُمَامَةَ وَ اَصْحَابِهٖ فَخَرَجُوْا اِلَيْهِمَا فَقَالُوا ادْخُلَا اٰمِنَيْنِ مُطَاعَيْنِ فَدَخَلَا قَالَ اَنَسٌ فَمَا رَاَيْتُ يَوْمًا قَطُّ اَنْوَرَ اَحْسَنَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ اَبُوْبَكْرٍ الْمَدِيْنَةَ وَ شَهِدْتُ وَفَاتَهٗ فَمَا رَاَيْتُ يَوْمًا قَطُّ اَظْلَمَ وَ لَا اَقْبَحَ مِنَ الْيَوْمِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْهِ (صحیح الحاکم ۳/۱۲ قال شعیب: اسنادہ صحیح، مسند احمد بن حنبل ج ۵ حدیث ۱۲۲۵۹)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے ہجرت فرمائی تو نبی ﷺ سواری پر آگے بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت صدیق اکبرؓ پیچھے۔ حضرت صدیق اکبرؓ کو راستوں کا علم تھا، کیوں کہ وہ شام آتے جاتے رہتے تھے۔ جب بھی کسی جماعت پر ان کا گذر ہوتا اور وہ لوگ پوچھتے کہ ابوبکرؓ! یہ آپ کے آگے کون ہیں؟ تو وہ فرماتے کہ یہ رہبر ہیں جو میری رہنمائی کر رہے ہیں۔ مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر انہوں نے مسلمان ہونے والے انصاری صحابہ حضرت ابوامامہؓ اور ان کے ساتھیوں کے پاس پیغام بھیجا۔ وہ لوگ ان دونوں کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ دونوں امن و امان کے ساتھ مدینہ میں داخل ہو جائیے۔ آپ کی اطاعت کی جائے گی۔ چنانچہ وہ دونوں مدینہ منورہ میں داخل ہوگئے۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس دن سے زیادہ روشن اور حسین دن کوئی نہیں دیکھا جب نبی کریم ﷺ اور حضرت صدیق اکبرؓ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تھے۔ اور میں نے نبی ﷺ کی دُنیا سے رخصتی کا دِن بھی پایا ہے اور اس دِن سے زیادہ تاریک اور قبیح دن کوئی نہیں دیکھا۔

(مسند احمد بن حنبل ج ۵ حدیث ۱۲۲۵۱)

(۲) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنِّيْ لَاَسْعَى فِي الْغِلْمَانِ يَقُوْلُوْنَ جَاءَ مُحَمَّدٌ فَاَسْعَى فَلَا اَرَى شَيْئًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ جَاءَ مُحَمَّدٌ فَاَسْعَى فَلَا اَرَى

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

شَيْئًا قَالَ حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ صَاحِبُهٗ اَبُوْبَكْرٍ فَكُنَّا فِيْ بَعْضِ حِرَارِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ بَعَثَنَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لِيُؤْذِنَ بِهِمَا الْاَنْصَارَ فَاسْتَقْبَلَهُمَا زُهَاءَ خَمْسِ مِائَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ حَتّٰى انْتَهَوْا اِلَيْهِمَا فَقَالَتْ الْاَنْصَارُ انْطَلِقَا اٰمِنَيْنِ مُطَاعَيْنِ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ صَاحِبُهٗ بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ فَخَرَجَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى اِنَّ الْعَوَاتِقَ لَفَوْقَ الْبُيُوْتِ يَتَرَائَيْنَهٗ يَقُلْنَ اَيُّهُمْ هُوَ اَيُّهُمْ هُوَ قَالَ فَمَا رَاَيْنَا مَنْظَرًا مُشْبِهًا بِهٖ يَوْمَئِذٍ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَ لَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَوْمَ دَخَلَ عَلَيْنَا وَ يَوْمَ قُبِضَ فَلَمْ اَرَ يَوْمَيْنِ مُشْبِهًا بِهِمَا

ترجمہ: حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ میں بچوں کے ساتھ دوڑ رہا تھا۔ جب بچے یہ کہتے کہ محمد ﷺ آ گئے تو میں اتنا تیز دوڑتا کہ کچھ نہ دیکھتا۔ دوبارہ بچے یہی جملے کہتے تو میں پھر اتنا تیز دوڑنے لگتا کہ کچھ نہ دیکھتا تھا۔ حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے رفیق محترم حضرت ابوبکرؓ صدیق تشریف لائے۔ ہم اس وقت مدینہ کے کسی علاقہ میں تھے۔ ہم نے ایک دیہاتی آدمی کو انصار کے پاس یہ خبر دے کر بھیجا اور پانچ سو کے قریب انصاری صحابہؓ نبی کریم ﷺ کا استقبال کرنے کے لئے نکل پڑے۔ وہ لوگ جب نبی ﷺ اور حضرت صدیق اکبرؓ کے پاس پہنچے تو کہنے لگے کہ آپ دونوں حضرات امن و امان کے ساتھ مطاع بن کر داخل ہو جائیے۔ نبی کریم

ﷺ اور صدیق اکبرؓ ان کے آگے آگے چلتے رہے اور سارے اہل مدینہ نکل آئے۔ حتیٰ کہ خواتین بھی اپنے گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر نبی کریم ﷺ کو دیکھنے اور آپس میں پوچھنے لگیں کہ نبی ﷺ کون سے ہیں؟ ہم نے اس دِن جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے یہ دن بھی دیکھا کہ جب حضور ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے اور وہ دن بھی دیکھا جب آپ ﷺ دُنیا سے رخصت ہوئے۔ ان دونوں دنوں جیسا منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

(مسند احمد بن حنبل ج ۵ حدیث ۱۳۳۵۱)

(۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ اَنَّ أَبَابَكْرٍ كَانَ رَدِيفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةِ وَ كَانَ أَبُوْبَكْرٍ يَخْتَلِفُ اِلَى الشَّامِ وَ كَانَ يُعْرَفُ وَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا يُعْرَفُ فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ يَا أَبَابَكْرٍ مَا هٰذَا الْغُلَامُ بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ هٰذَا يَهْدِيْنِى السَّبِيْلَ فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِيْنَةِ نَزَلَا الْحَرَّةَ وَ بَعَثَا اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَائُوْا فَقَالُوْا قُوْمَا آمِنَيْنِ مُطَاعَيْنِ قَالَ فَشَهِدْتُهُ يَوْمَ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ فَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ أَحْسَنَ وَ لَا أَضْوَأَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيْهِ وَ شَهِدْتُهُ يَوْمَ مَاتَ فَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ وَ لَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

(مسند احمد بن حنبل ج ۵ حدیث ۱۴۱۰۸)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے ہجرت فرمائی تو نبی ﷺ سواری پر آگے بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت صدیق اکبرؓ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

پیچھے۔ حضرت صدیق اکبرؓ کو راستوں کا علم تھا، کیوں کہ وہ شام آتے جاتے رہتے تھے۔ جب بھی کسی جماعت پر ان کا گزر ہوتا اور وہ لوگ پوچھتے کہ ابوبکرؓ! یہ آپ کے آگے کون بیٹھے ہیں؟ تو وہ فرماتے کہ یہ رہبر ہیں جو میری رہنمائی کر رہے ہیں۔ مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر انہوں نے مسلمان ہونے والے انصاری صحابہؓ کے پاس پیغام بھیجا۔ وہ لوگ ان دونوں کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ دونوں امن و امان کے ساتھ مدینہ میں داخل ہو جایئے۔ آپ کی اطاعت کی جائے گی۔ چنانچہ وہ دونوں مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے۔

خادم اہلسنّت عبدالمجید الحنفی

مدینہ منورہ میں ہجرت کے موقع پر استقبال

بیہقی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو عورتیں اور بچے یہ اشعار پڑھنے لگے:

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوِدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ

ترجمہ: ثنیات الوداع (وہ چوٹی جہاں مہمانوں کو الوداع کیا جاتا ہے) سے چودھویں کے چاند نے ہم پر طلوع فرمایا ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ جب تک داعی برحق ﷺ اللہ کی طرف بلاتے رہیں، ہم اس نعمت پر شکر بجا لاتے رہیں۔ (الخصائص الکبریٰ از امام جلال الدین سیوطی ج۱ ص۴۵۲)

انصارِ مدینہ کی تعداد ۵۰۰ تھی

سب سے پہلے ایک بدوی شخص حضور ﷺ کی آمد کا اعلان کرتا ہوا آگے بڑھا تو انصار جن کی تعداد قریباً ۵۰۰ تھی، آپ ﷺ کے استقبال کے لئے آگے بڑھے۔ وہ کہے جاتے تھے: اے اللہ والو! مبارک ہو۔ اس کے بعد پھر جب آپ ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے تو لوگ ہر گھر سے نکل پڑے۔ اور کچھ لوگ گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر بلند آواز سے کہنے لگے: ہاں! ہاں! یہ وہی ہیں، وہی ہیں۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایسا منظر میں نے زندگی میں اس سے قبل اور اس کے بعد کبھی نہیں دیکھا۔ (تاریخ ابن کثیر ج۳ ص۲۳۹)

مدینہ منورہ میں آمد کی تاریخ

حضور نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ سے بروز جمعرات ۲۷ صفر کو برآمد ہوئے۔ تین شب غارِ ثور میں رہ کر یکم ربیع الاول دوشنبہ (پیر) کو مدینہ منورہ میں روانہ ہوئے۔ (زرقانی ج۱ ص۳۵۱)

ابو جعفر کہتے ہیں کہ ۱۲ ربیع الاول ۱ھ بروز پیر دِن کے ٹھیک دوپہر کے وقت کہ زوال شروع ہونے والا تھا، آپ ﷺ کا راہبر آپ ﷺ کو قبا میں بنو عمرو بن عوف کے پاس لے کر پہنچ گیا۔ (تاریخ طبری ج۲ حصہ اول ص۱۰۸)

☆☆☆☆

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق کی قبیلہ مدینہ میں آمد

صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ جب ہم نے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے روانہ ہو گئے ہیں، ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدوم کے منتظر تھے۔ صبح کی نماز پڑھ کر بہت دِن چڑھے تک ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے باہر جاتے تھے اور جب تک زوال شروع نہیں ہو جاتا، وہاں سے ہٹتے نہ تھے۔ چونکہ یہ زمانہ نہایت شدید گرمی کا تھا، اس وجہ سے جب ہمیں سایہ نہ ملتا تو مجبوراً گھروں کے اندر چلے جاتے۔ جس روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آئے ہیں، ہم حسب عادت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں آبادی سے باہر بیٹھے تھے۔ مگر جب کہیں سایہ نہ رہا تو اپنے گھروں میں چلے آئے تھے۔ ہمارے آتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ سب سے پہلے ایک یہودی نے جو روزانہ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں جاتا دیکھا کرتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ اُس نے فوراً نہایت بلند آواز سے کہا: اے بنی قیلہ! لو یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے۔ ہم فوراً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھجور کے درخت کے سایہ میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے ہم عمر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ ہم میں زیادہ تر ایسے اصحاب تھے، جنہوں نے اس سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی نہ تھا۔ لوگوں کا اژدھام ہو گیا۔ پہلے ان میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں تمیز ہی نہ کر سکے۔ البتہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کا سایہ جاتا رہا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُٹھ کر اپنی

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

چادر آپ ﷺ پر تان دی۔ اب ہم نے آپ ﷺ کو شناخت کرلیا۔

(تاریخ طبری ج ۲ حصہ اول ص ۱۰۸)

قبا میں پہلی مسجد کی بنیاد

رسول اللہ ﷺ قباء میں بنوعمرو بن عوف کے یہاں پیر، منگل، بدھ اور جمعرات کو مقیم رہے۔ یہاں آپ ﷺ نے ان کی مسجد کی بنیاد رکھی۔ جمعہ کے دِن اللہ کے حکم سے آپ ﷺ وہاں سے چل دیئے۔ بعض صاحبوں نے یہ بھی کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سترہ دِن قباء میں قیام فرمایا۔

(تاریخ طبری ج ۲ حصہ اول ص ۱۰۹)

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

سفر ہجرتِ مدینہ میں حضور ﷺ کے حضرت ابوبکرؓ صدیق ردیف تھے

امام ابن ابی شیبہ، احمد اور بخاری رحمہم اللہ نے حضرت انسؓ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے، اس حال میں کہ حضرت ابوبکرؓ آپ ﷺ کے ردیف (پیچھے سوار ہونے والے) تھے۔ وہ شیخ (بوڑھے) تھے۔ وہ پہچانے جاتے تھے اور حضور ﷺ کی پہچان نہیں ہوسکی تھی۔ تو لوگ کہتے تھے: اے ابوبکرؓ! تمہارے آگے یہ نوجوان کون ہیں؟ تو وہ جواب دیتے تھے: هَادٍ يَهْدِينِي السَّبِيلَ (یہ راہنما ہے جو مجھے راستہ کی راہنمائی فرماتا ہے)۔

(تفسیر دُرّ منثور ج ۳ ص ۴۴۷ زیر آیت ۴۰ سورۃ التوبہ

بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۳۴۶ حدیث ۳۶۶۲۵ مکتبۃ الزماں مدینہ منورہ)

حضورﷺ اور صدیق اکبرؓ میں شانِ مشابہت

(۲) امام زہریؒ کا بیان ہے کہ حضرت عروہ بن زبیرؓ نے مجھے بتایا ہے کہ انصار ایک دِن طویل انتظار کرنے کے بعد واپس لوٹے۔ جونہی وہ اپنے گھروں میں پہنچے یا وہ ایک یہودی کے گھر میں جو ایک ٹیلے پر واقع تھا، انتظار کے لئے جمع تھے کہ اس کی نظر رسول اللہﷺ اور آپ کے اصحابؓ پر پڑی۔ غبار ہٹ چکا تھا اور ان کے چہرے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ تو اس نے بلند آواز میں ندا دی: یا معشر العرب! یہ وہ تمہارے بزرگ ہیں، جن کا تم انتظار کر رہے ہو۔ پس مسلمانوں نے ہتھیار اُٹھائے اور رسول اللہﷺ سے جا ملے۔ یہاں تک کہ وہ آپﷺ کو ظہر الحرّہ کے پاس لے آئے۔ وہاں سے آپﷺ دائیں جانب پھرے اور قبا میں بنی عمروؓ بن عوف میں نزول فرمایا۔ وہ ربیع الاول کا مہینہ اور پیر کا دِن تھا۔ رسول اللہﷺ قیام فرما رہے اور حضرت ابوبکرؓ صدیق لوگوں کو نصیحتیں کرتے رہے۔ رسول اللہﷺ خاموش بیٹھے رہے۔ اور انصار میں سے جو بھی ایسا شخص آتا جس نے رسول اللہﷺ کو دیکھا ہوا نہ تھا تو وہ حضرت ابوبکرؓ صدیق کو رسول اللہ گمان کرتا۔ یہاں تک کہ رسول اللہﷺ کو دھوپ آ گئی تو حضرت ابوبکرؓ صدیق نے اپنی چادر سے آپﷺ پر سایہ کیا۔ اس وقت لوگوں کو رسول اللہﷺ کی پہچان ہوئی۔

(تفسیر دُرّ منثور ج ۳ ص ۴۴۷ زیر آیت ۴۰ سورۃ التوبہ)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

قباء سے مدینہ منورہ روانگی

امام زہریؒ کے بیان کے مطابق رسول اللہ ﷺ دس سے زائد راتیں بنی عمرو بن عوف میں قیام فرما رہے اور وہ مسجد بنائی جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی۔ اور اس میں نماز ادا فرمائی۔

بعد ازاں رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور چل پڑے اور آپ ﷺ کے ساتھ لوگ بھی چلے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کی سواری مدینہ طیبہ میں رسول اللہ ﷺ کی مسجد (نبوی) کی جگہ آ کر بیٹھ گئی۔ اس دن سے مسلمان وہاں نماز پڑھ رہے ہیں۔ وہ جگہ سہلؓ اور سہیلؓ دو بھائیوں کی کھجوریں خشک کرنے کا میدان تھا۔ یہ دونوں یتیم بچے تھے اور بنی بخار میں ابو امامہ اسعد بن زرارہؓ کے زیر کفالت تھے۔

جب رسول اللہ ﷺ کی سواری وہاں بیٹھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: هٰـــذَا الْـمَـنْـزِلُ اِنْ شَـاءَ اللّٰـه (اگر اللہ نے چاہا تو یہی منزل ہے)۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے دونوں بچوں کو بلایا اور ان کے ساتھ اس میدان کا سودا کیا کہ آپ ﷺ وہاں مسجد بنائیں گے۔ تو انہوں نے عرض کی: سودا نہیں بلکہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ ﷺ کے لئے یہ جگہ ہبہ کرتے ہیں۔ لیکن آپ ﷺ نے ان سے یہ جگہ اس طرح قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ بالآخر آپ ﷺ نے ان سے جگہ خرید لی اور وہاں مسجد (نبوی ﷺ) تعمیر فرمائی اور اس کی تعمیر کے وقت

حافظ عبدالوحید خادم اہلسنّت

رسول اللہ ﷺ بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ اینٹیں اٹھا کر لانے میں برابر کے شریک رہے۔ اس دوران آپ ﷺ یہ اشعار پڑھتے تھے:

هٰذَا الْجَمَالُ لَا جَمَالُ خَيْبَرُ
هٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَ اَطْهَرُ
اِنَّ الْاَجْرَ أَجْرُ الْاٰخِرَةِ
فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَ الْمُهَاجِرَةِ

ترجمہ: یہ جمال خیبر حسن و جمال نہیں۔ یہ تو ہمارے ربّ کا احسان اور انتہائی طہارت و پاکیزگی ہے۔ بے شک اجر تو صرف آخرت کا اجر ہے۔ اے اللہ! انصار و مہاجرین پر رحم فرما۔ (تفسیر در منثور ج ۳ ص ۴۴۷ زیر آیت غاز سورۃ التوبہ)

قباء میں مسجد کی سنگِ بنیاد کے دوران پیشگوئی نبوی ﷺ

عَنْ قَطْبَةَ قَالَ: مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ قَدْ أُسِّسَ مَسْجِدِ قُبَاءَ وَ مَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أَسَّسْتَ هٰذَا الْمَسْجِدَ وَ لَيْسَ مَعَكَ غَيْرُ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الثَّلَاثَة. قَالَ: اِنَّهُمْ وَلَاةُ الْخِلَافَةِ مِنْ بَعْدِىْ. وَ فِىْ لَفْظٍ: اَنَّ هٰؤُلَاءِ اَوْلِيَاءُ الْخِلَافَةِ بَعْدِىْ (کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۶)

ابو نعیمؒ حضرت قطبہ بن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا۔ حضور ﷺ مسجد قباء کا سنگ بنیاد رکھ رہے

تھے۔ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ بھی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ تعمیر مسجد کا سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں اور آپ ﷺ کے ساتھ ان تین (اصحابؓ) کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ تینوں میرے بعد خلافت کے والی ہوں گے۔ (الخصائص الکبریٰ از امام جلال الدین سیوطیؒ ج۲ ص۳۳۳ بحوالہ لابن عدی فی الکامل، تاریخ ابن عساکر، تاریخ ابن النجار)

حضرت علیؓ المرتضٰی کی ہجرت

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آنحضرت ﷺ کی (ہجرتِ مدینہ کے لئے) روانگی کے بعد آنحضرت ﷺ کی حسب ہدایت لوگوں کی امانتیں ان اصحاب کو پہنچا کر خود مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔ پوری رات اور آدھا دِن قریب دوپہر تک سفر کرتے تھے۔ دوپہر کو کسی محفوظ مقام میں روپوش ہو جاتے تھے۔ رفتہ رفتہ چند دِن بعد آنحضرت ﷺ کے پاس قبا میں پہنچ گئے۔

مدینہ شریف کا پہلا خطبہ

پیر سے جمعرات تک آنحضرت ﷺ قبا میں مقیم رہے۔ اس اثناء میں اہل قبا کی مسجد تیار کرائی لیکن جمعہ کی نماز آپ ﷺ نے بنو سالم بن عوف میں ادا فرمائی۔ یہ مدینہ کا پہلا جمعہ تھا جس کو آپ ﷺ نے بطن وادی ادا فرمایا۔ بنو سالم

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

بن عوف نے آپ ﷺ کو ٹھہرانا چاہا۔ لوگوں میں اس بات کی بحث ہونے لگی۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ناقہ کو نہ روکو۔ جہاں وہ بیٹھ جائے، وہیں میں ٹھہر جاؤں گا، کیوں کہ وہ منجانب اللہ مامور ہے''۔

ناقۂ رسول اللہ ﷺ

چنانچہ آپ ﷺ ناقہ پر سوار ہو کر چلے اور انصار (رضی اللہ عنہم) آپ ﷺ کے آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں چلے۔ ہر شخص کے دِل میں یہی آ رہا تھا کہ کاش! ناقہ ہمارے قبیلہ میں ہمارے ہی مکان پر بیٹھ جائے۔ ہر متنفس اُمید کی آنکھوں سے ناقہ کو دیکھ رہا تھا اور ناقہ آہستہ آہستہ چلا جا رہا تھا تا آنکہ ناقہ بنو بیاضہ کے محلّہ میں پہنچا اور ان لوگوں نے ناقہ کی مہار پکڑنا چاہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دعوھا فانھا مامورۃ (اس کو چھوڑ دو، بے شک یہ منجانب اللہ مامور ہے)۔

پھر آپ ﷺ کا بنو ساعدہ کے محلّہ میں سے گزر ہوا۔ ان لوگوں نے بھی ناقہ کی مہار پکڑنے کا قصد کیا اور ان میں حضرت سعد بن عبادہؓ اور حضرت منذر بن عمروؓ بھی تھے۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں سے بھی یہی ارشاد فرمایا اور یہ لوگ بھی خاموشی اور اُمید کی نظروں سے ناقہ کو دیکھنے لگے۔ اس کے بعد بنو حارثہ بن الخزرج کی طرف گزر ہوا جہاں حضرت سعدؓ بن الربیع، حضرت خارجہ بن زیدؓ اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے نیاز حاصل کیا۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

بنو حارثہ بن الخزرج سے نکل کر بنو عدی بن النجار (حضرت عبدالمطلب کے ننھیال) میں پہنچا۔ ان لوگوں سے بھی آپ ﷺ نے وہی کلمات ارشاد فرمائے۔ یہ لوگ بھی خاموش ہو رہے۔ یہاں تک کہ ناقہ بنو مالک بن النجار کے محلّہ میں بیٹھ گیا جہاں اس وقت مسجد نبوی ﷺ کا دروازہ ہے۔ اس کے مالک وہ دونوں لڑکے حضرت سہلؓ و حضرت سہیلؓ تھے جو معاذ بن عضراز کے رشتہ داروں میں سے تھے۔ یہ کوئی آباد مقام نہیں بلکہ کچھ کھنڈر سا تھا۔ البتہ کھجور کے درخت یا مشرکین کی قبریں اور مربد (چار چوپایوں کے قید کرنے کا مکان) تھا۔ آپ ﷺ ناقہ پر سے اترے۔ تھوڑی دیر کے بعد ناقہ اُٹھا اور تھوڑی دور چل کر لوٹا اور اسی مقام پر آ کر پھر بیٹھ گیا جہاں پہلی دفعہ بیٹھا تھا۔

مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر

آنحضرت ﷺ ناقہ سے اُترے۔ حضرت ابو ایوبؓ آپ ﷺ کا اسباب اپنے گھر اُٹھا لے گئے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ بھی انہیں کے مکان پر مقیم ہوئے۔ اس زمین کو مالکان مربد و زمین نے آپ ﷺ کو ہبہ کرنا چاہا لیکن آپ ﷺ نے قبول نہ فرمایا اور اس کو بہ قیمت خرید فرما لیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے مشرکوں کی قبریں اور کھجور کے درختوں اور کھنڈروں کے صاف کرنے کا حکم دیا اور بہ نفس نفیس مسجد بنانے میں مصروف ہوئے۔ مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم بھی بنانے میں شریک ہو گئے۔ مسجد کی دیواریں پتھروں کے ٹکڑوں اور کھگل سے بنائی گئیں اور چھت کھجور کی لکڑی اور پتوں سے پاٹی گئی۔

خادم اہلسنت
حافظ عبدالوحید الحنفی

مسجد نبوی ﷺ کی سنگ بنیاد کے دوران پیشگوئی

(۱) ابو یعلیٰ، حارث بن اسامہ، ابن حبان، حاکم، بیہقی اور ابو نعیم رحمہم اللہ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مسجد (نبوی ﷺ) تعمیر فرمائی تو نبی کریم ﷺ کے بعد پہلے حضرت ابو بکرؓ صدیق نے آکر ایک پتھر رکھا۔ پھر حضرت عمرؓ فاروق آئے اور انہوں نے دوسرا پتھر رکھا۔ بعد ازاں حضرت عثمانؓ ذوالنورین نے تیسرا پتھر رکھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

هٰؤُلَآءِ وُلَاةُ الْاَمْرِ بَعْدِی

ترجمہ: یہ افراد میرے بعد امور دینی و ملت کے والی ہوں گے۔

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

(۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا أَسَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَسْجِدَ الْمَدِيْنَةِ جَاءَ اَبُوْبَكْرٍ بِحَجَرٍ فَوَضَعَهٗ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بِحَجَرٍ فَوَضَعَهٗ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ بِحَجَرٍ فَوَضَعَهٗ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: هٰؤُلَاءِ يَلُوْنَ الْخِلَافَةَ بَعْدِی

ترجمہ: ابو یعلیٰؒ، حاکمؒ اور ابو نعیمؒ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ تعمیر مسجد (نبوی ﷺ) مدینہ کے لئے سب سے پہلا پتھر (حجر اساسی) حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اُٹھا کر رکھا۔ دوسرا پتھر حضرت ابوبکرؓ صدیق نے، تیسرا پتھر حضرت عمرؓ فاروق نے اور چوتھا پتھر حضرت عثمانؓ ذوالنورین نے اُٹھا کر رکھا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: میرے بعد یہی بارِ خلافت اُٹھائیں گے۔

(الخصائص الکبریٰ از امام جلال الدین سیوطیؒ ج ۲ ص ۳۳۴، کنزالعمال حدیث ۳۶۷۲۰)

میثاق مدینہ

اس کے بعد آپ ﷺ نے یہود سے معاہدہ کیا اور ایک عہد نامہ لکھ کر دے دیا جس میں مہاجرینؓ و انصارؓ اور یہود کے حقوق کے شرائط تحریر کئے گئے تھے۔

اس مقام پر مضامین کی دلچسپی کے پیش نظر ہم اس عہد نامہ کو جس کو آپ ﷺ نے مہاجرینؓ و انصارؓ نیز یہود کی موجودگی میں مرتب فرمایا تھا، سیرۃ بن ہشام سے نقل کرتے ہیں۔ و ھو ھذا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ مُحَمَّدِ النَّبِيِّ (صلی اللہ علیہ وسلم) بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قُرَيْشٍ وَّ يَثْرِبَ وَ مَنْ تَبِعَهُمْ وَ لَحِقَ بِهِمْ وَ جَاهَدَ مَعَهُمْ اَنَّهُمْ اُمَّةٌ وَّاحِدَةٌ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ الْمُهَاجِرُوْنَ مِنْ قُرَيْشٍ عَلٰى رَبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُوْنَ بَيْنَهُمْ وَ هُمْ يَفْدُوْنَ عَانِيْهِمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ الْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ بَنُوْ عَوْفٍ عَلٰى رَبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُوْنَ مَعَاقِلَهُمُ الْاُوْلٰى وَ كُلُّ طَآئِفَةٍ تَفْدِىْ عَانِيْهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَ الْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ بَنُوْ سَاعِدَةَ عَلٰى رَبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُوْنَ مَعَاقِلَهُمُ الْاُوْلٰى وَ كُلُّ طَآئِفَةٍ تَفْدِىْ عَانِيْهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَ الْقِسْطِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ بَنُوْ الْحَارِثِ عَلٰى رَبْعَتِهِمْ يَتَعَاقَلُوْنَ مَعَاقِلَهُمُ الْاُوْلٰى وَ كُلُّ طَآئِفَةٍ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

تَفْدِیْ عَانِیُهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَ الْقِسْطِ بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ بَنُوْ
الْجُشَمِ عَلٰی رَبْعَتِهِمْ یَتَعَاقَلُوْنَ مَعَاقِلَهُمُ الْاُوْلٰی وَ كُلُّ طَآئِفَةٍ
تَفْدِیْ عَانِیُهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَ الْقِسْطِ بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ بَنُوْ النَّجَّارِ
عَلٰی رَبْعَتِهِمْ یَتَعَاقَلُوْنَ مَعَاقِلَهُمُ الْاُوْلٰی وَ كُلُّ طَآئِفَةٍ تَفْدِیْ
عَانِیُهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَ الْقِسْطِ بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ بَنُوْ الْاَوْسِ عَلٰی
رَبْعَتِهِمْ یَتَعَاقَلُوْنَ مَعَاقِلَهُمُ الْاُوْلٰی وَ كُلُّ طَآئِفَةٍ تَفْدِیْ عَانِیُهَا
بِالْمَعْرُوْفِ وَ الْقِسْطِ بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَنَّ الْمُؤْمِنِیْنَ لَا یَتْرُكُوْنَ
مَفْرَجًا بَیْنَهُمْ وَ اَنْ یَعْطُوْهُ بِالْمَعْرُوْفِ فِیْ فِدَآءٍ اَوْ عَقْلٍ وَلَا
یُخَالِفُ مُؤْمِنٌ مَوْلٰی مُؤْمِنٍ دُوْنَهٗ وَ اَنَّ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمُتَّقِیْنَ عَلٰی
مَنْ بَغٰی مِنْهُمْ اَوْ اَبْتَغٰی وَسِیْلَةَ ظُلْمٍ اَوْ اِثْمٍ اَوْ عُدْوَانٍ اَوْ فَسَادٍ
بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَنَّ اَیْدِیْهِمْ عَلَیْهِ جَمِیْعًا وَ لَوْ كَانَ وَلَدَ اَحَدِهِمْ
وَ لَا یَقْتُلُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنًا فِیْ كَافِرٍ وَ لَا یَنْصُرُ كَافِرٌ عَلٰی مُؤْمِنٍ وَ
اَنَّ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَاحِدَةٌ یُجِیْرُ عَلَیْهِمْ اَدْنَاهُمْ وَ اَنَّ الْمُؤْمِنِیْنَ
بَعْضُهُمْ مَوَالِیْ بَعْضٍ دُوْنَ النَّاسِ وَ اَنَّهٗ مَنْ تَبِعْنَا مِنْ یَهُوْد فَاَنَّ
لَهُ النَّصْرُ وَ الْاُسْوَةُ غَیْرَ مَظْلُوْمِیْنَ وَ لَا مُتَنَاصِرٍ عَلَیْهِمْ وَ اِنَّ
اُسْلَمَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاحِدَةٌ لَا یُسالم مُؤْمِن دُوْن مُؤْمِن فِیْ قِتَالٍ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا عَلٰی سَوَآءٍ وَ عَدْلٍ بَیْنَهُمْ وَ اَنَّ كُلَّ غَازِیَةٍ
غَزَتْ مَعَنَا تَعَقَّبُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَ اَنَّ الْمُؤْمِنِیْنَ بَیْنِیْ بَعْضُهُمْ
عَلٰی بَعْضٍ بِمَا نَالَ دِمَآءَ هُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الْمُتَّقِیْنَ عَلٰی

اَحْسَنِ هَدْیٍ وَ اَقْوَمِهٖ وَ اَنَّهٗ لَا یُجِیْرُ مُشْرِكٌ مَالًا لِقُرَیْشٍ وَ لَا
نَفْسًا وَ لَا یَحُوْلُ دُوْنَهٗ عَلٰی مُؤْمِنٌ وَ اَنَّهٗ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا
عَنْ بَیِّنَةٍ فَاِنَّهٗ تَوَدٌّ بِهٖ اِلَّا اَنْ یَّرْضٰی وَلِیُّ الْمَقْتُوْلِ وَ اَنَّ الْمُؤْمِنِیْنَ
عَلَیْهِ كَآفَّةٌ وَ لَا یَحِلُّ لَهُمْ اِلَّا قِیَامٌ عَلَیْهِ وَ اَنَّهٗ لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ
مِنْ اَقَرَّبِمَا فِیْ هٰذِهِ الصَّحِیْفَةِ وَ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ
یَّنْصُرُ مُحْدِثًا وَ لَا یُؤْدِیْهِ وَ اَنَّهٗ مَنْ نَصَرَهٗ اَوْ اٰوَاهُ فَاِنَّ عَلَیْهِ لَعْنَةُ
اللّٰهِ وَ غَضَبُهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ لَا یُؤْخَذُ مِنْهُ صَرْفٌ وَ لَا عَدْلٌ وَ
اَنَّكُمْ مَهْمَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْهِ مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ مَرَدَّهٗ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ
وَ اِلٰی مُحَمَّدٍ (ﷺ) وَ اَنَّ الْیَهُوْدَ یُنْفِقُوْنَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَا
دَامُوْا مُحَارِبِیْنَ وَ اَنَّ یَهُوْدَ بَنِیْ عَوْفٍ اُمَّةٌ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ لِلْیَهُوْدِ
دِیْنُهُمْ وَ لِلْمُسْلِمِیْنَ دِیْنُهُمْ مَوَالِیْهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ وَ
اَثِمَ فَاِنَّهٗ لَا یُوْبِقُ اِلَّا نَفْسَهٗ وَ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَ اَنَّ لِیَهُوْدَ بَنِی النَّجَّارِ
مِثْلَ مَا لِیَهُوْدَ بَنِیْ عَوْفٍ وَ اَنَّ لِیَهُوْدَ بَنِی الحرث مِثْلَ مَا
لِیَهُوْدَ بَنِیْ عَوْفٍ وَ اَنَّ لِیَهُوْدَ بَنِیْ سَاعِدَةَ مِثْلَ مَا لِیَهُوْدَ بَنِیْ
عَوْفٍ وَ اَنَّ لِیَهُوْدَ بَنِیْ جُشَمٍ مِثْلَ مَا لِیَهُوْدَ بَنِیْ عَوْفٍ وَ اَنَّ
لِیَهُوْدَ بَنِی الْاَوْس مِثْلَ مَا لِیَهُوْدَ بَنِیْ عَوْفٍ وَ اَنَّ لِیَهُوْدَ بَنِیْ
ثعلبة مِثْلَ مَا لِیَهُوْدَ بَنِیْ عَوْفٍ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ وَ اَثِمَ فَاِنَّهٗ لَا یُوْبِقُ
اِلَّا نَفْسَهٗ وَ اَهْلَ بَیْتِهٖ وَ اَنَّ جَفْنَةَ بَطْنٌ مِنْ ثَعْلَبَةَ كَاَنْفُسِهِمْ وَ اَنَّ
لِبَنِی الشَّطْنَةِ مِثْلَ مَا لِیَهُوْدَ بَنِیْ عَوْفٍ وَ اَنَّ الْبِرَّ دُوْنَ الْاِثْمِ وَ

اَنَّ مَـوَالِـیُ ثَعْلَبَةَ کَاَنْفُسِهِمْ وَ اَنَّهٗ لَا یَخْرُجُ مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا بِاِذْنِ
مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وسلم) وَ اَنَّهٗ لَا یَنْحَجِزُ عَلٰی ثَارِ جُرُحٍ وَ اَنَّهٗ مَنْ فَتَکَ
فَبِنَفْسِهٖ فَتَکَ وَ اَهْلَ بَیْتِهٖ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی اَبَر هٰذَا وَ
اَنَّ عَلَـی الْیَهُـوْد نَـفَقَتَهُمْ وَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ نَفَقَتَهُمْ وَ اَنَّ بَیْنَهُمُ
النَّصْر عَلٰی مَنْ حَارَبَ اَهْلَ هٰذِهِ الصَّحِیْفَةِ وَ اَنَّ بَیْنَهُمُ النُّصْح
وَ الـنَّـصِیْـحَة وَ الْبِرَّ دُوْنَ الْاِثْمِ وَ اَنَّهٗ لَا یَاْثَمُ امْرءٌ بِحَلِیْفِهٖ وَ اَنَّ
الـنَّـصْـرَ لِلْمَظْلُوْمِ وَ اَنَّ لِیَهُوْد یُنْفِقُوْنَ مَا دَامُوْا مُحَارِبِیْنَ وَ اَنَّ
یَثْـرَبَ حَرَامٌ جَوْنِهَا لِاَهْلِ هٰذِهِ الصَّحِیْفَةَ وَ اَنَّ الْجَارَ کَالنَّفْسِ
غَیْرَ مُضَارٍ وَ لَا اِثْمٍ وَ اَنَّهٗ لَا تُجَازُ حُرْمَةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اَهْلِهَا وَ اَنَّهٗ مَا
کَـانَ بَیْـنَ اَهْـلِ هٰـذِهِ الـصَّحِیْفَةِ مِنْ حَدَثٍ اَوِ اشْتَجَارٍ یُخَافُ
فَسَـادُهٗ فَاِنَّ مَرَدَّهٗ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ اِلٰی مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم) وَ اَنَّ
الـلّٰـهَ عَـلٰـی اَتْـقـی مَـا فِیْ هٰذِهِ الصَّحِیْفَةِ وَ اَبَرَّهٗ وَ اَنَّهٗ لَا تُجَازُ
قُـرَیْشٌ وَ لَا مَنْ نَصَرَهَا وَ اَنَّ بَیْنَهُمُ النَّصْرَ عَلٰی مَنْ دهم یَثْرِب
وَ اِذَا دُعُـوْا اِلَـی صُـلْحٍ یُصَالِحُوْنَهٗ وَ یَلْبِسُوْنَهٗ وَ اِنَّهُمْ اِذَا دُعُوْا
اِلٰـی مِثْـلِ ذٰلِکَ فَـاِنَّهٗ لَهُمْ مَا عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِلَّا مَنْ حَارَبَ فِی
الـدِّیْـنِ عَـلٰی کُلِّ اُنَاسٍ حِصَّتُهُمْ مِنْ جَانِبِهِمُ الَّذِیْ قِبَلَهُمْ وَ اَنَّ
یَهُـوْدَ الْاَوْسِ مَـوَالِیْهِـمْ وَ اَنْـفُسِهِـمْ عَـلٰـی مِثْلِ مَـا لِاَهْلِ هٰذِهِ
الـصَّـحِیْفَةِ مَعَ الْبِر الْمَحْض مِنْ اَهْلِ هٰذِهِ الصَّحِیْفَةِ وَ اَنَّ اللّٰهَ
عَـلٰـی اَصْدَقِ مَا فِیْ هٰذِهِ الصَّحِیْفَةِ وَ اَبَرَّهٗ وَ اَنَّهٗ لَا یَحُوْلُ هٰذَا

الْکِتٰبُ دُوْنَ ظَالِمٍ وَ اٰثِمٍ وَ اَنَّهٗ مَنْ خَرَجَ اٰمِنَ وَ مَنْ قَعَدَ اٰمِنُ بِالْمَدِيْنَتِهٖ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ اَوْ اَثِمَ وَ اَنَّ اللّٰهَ جَارٌ لِمَنْ بِرَّ وَ اتَّقٰى وَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ محمد رسول اللہ ﷺ کا قریشی و یثربی مسلمانوں کے لئے اور ان کے ماتحتوں کے لئے اور ان کے ساتھ مل کر جہاد کرنے والوں کے لئے ایک فرمان ہے کہ (۱) مسلمان دوسرے لوگوں کو چھوڑ کر سب ایک قوم ہیں۔ (۲) قریشی مہاجر اپنی خوش حالی پر رہیں گے۔ آپس میں ایک دوسرے کی دیت دیں گے اور دستور کے مطابق اپنے قیدیوں کا فدیہ دیں گے اور مسلمانوں میں عدل سے کام لیا جائے گا۔ (۳) اسی طرح بنو عوف اپنی خوش حالی پر رہیں گے۔ آپس میں ایک دوسرے کی دیت دیں گے۔ ان میں عہد جاہلیت والی دیتیں قائم رہیں گی اور ہر جماعت دستور کے مطابق اپنے اپنے قیدیوں کا فدیہ دے گی اور مسلمانوں میں انصاف ہوگا۔ (۴) بنو ساعدہ بھی اپنی خوش حالی پر رہیں گے۔ آپس میں ایک دوسرے کی دیت دیں گے۔ ان میں عہد جاہلیت والی دیتیں قائم رہیں گی اور ہر جماعت دستور کے مطابق اپنے اپنے قیدیوں کا فدیہ دے گی اور مسلمانوں میں انصاف ہوگا۔ (۵) بنو جشم بھی اپنی خوش حالی پر رہیں گے۔ آپس میں ایک دوسرے کی دیت دیں گے۔ ان میں عہد جاہلیت والی دیتیں قائم رہیں گی اور ہر جماعت دستور کے

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

مطابق اپنے اپنے قیدیوں کا فدیہ دے گی اور مسلمانوں میں انصاف ہو گا۔ (٦) بنو النجار بھی اپنی خوش حالی پر رہیں گے۔ آپس میں ایک دوسرے کی دیت دیں گے۔ ان میں عہد جاہلیت والی دیتیں قائم رہیں گی اور ہر جماعت دستور کے مطابق اپنے اپنے قیدیوں کا فدیہ دے گی اور مسلمانوں میں انصاف ہو گا۔ (٧) بنو عمر بن عوف بھی اپنی خوش حالی پر رہیں گے۔ آپس میں ایک دوسرے کی دیت دیں گے۔ ان میں عہد جاہلیت والی دیتیں قائم رہیں گی اور ہر جماعت دستور کے مطابق اپنے اپنے قیدیوں کا فدیہ دے گی اور مسلمانوں میں انصاف ہو گا۔ (٨) بنو نبیت بھی اپنی خوش حالی پر رہیں گے۔ آپس میں ایک دوسرے کی دیت دیں گے۔ ان میں عہد جاہلیت والی دیتیں قائم رہیں گی اور ہر جماعت دستور کے مطابق اپنے اپنے قیدیوں کا فدیہ دے گی اور مسلمانوں میں انصاف ہو گا۔ (٩) اور بنو الاوس بھی اپنی خوش حالی پر رہیں گے۔ آپس میں ایک دوسرے کی دیت دیں گے۔ ان میں عہد جاہلیت والی دیتیں قائم رہیں گی اور ہر جماعت دستور کے مطابق اپنے اپنے قیدیوں کا فدیہ دے گی اور مسلمانوں میں انصاف ہو گا۔ (١٠) اور مومن ان میں ایسی کشادگی نہ چھوڑیں گے جسے وہ براہ نیکی دیت میں دیں اور مومن کا آزاد کردہ مومن غلام اپنے آقا کے سوا دوسرے کا حلیف نہ ہو گا۔ (١١) اور پرہیز گار مومنوں کو باغیوں پر اور طاقتوروں پر ترجیح دی جائے گی اور ان پر بھی جو ظلم و فساد یا گناہ یا دشمن

خادم اہلسنت عبد الوحید

کی طرف مائل ہوں تو ان میں سے ہر ایک پر ہر طرح سے انہیں قدرت و اختیار حاصل ہوگا اگرچہ وہ ان میں سے کسی کا لڑکا ہی کیوں نہ ہو۔ (۱۲) اور کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کافر کے بدلہ میں قتل نہیں کرے گا اور نہ مسلمان کے مقابلہ میں کسی کافر کی مدد کی جائے گی۔ یاد رکھو! اللہ کی ذمہ داری ایک ہے۔ (۱۳) ادنیٰ مسلمان کی بھی کافر کے مقابلے میں مدد کی جائے گی۔ مسلمان دوسرے لوگوں کے علاوہ باہم دوست ہیں۔ (۱۴) جو یہودی مسلمانوں کے ماتحت ہوں گے، ان کی مدد کی جائے گی اور غیر مظلوم ہونے کی حالت میں انہیں تنبیہ کی جائے گی اور ان کے خلاف دوسروں کی مدد نہیں کی جائے گی۔ اگر کسی نے کسی کو پناہ دے دی تو جہاد میں برابری کے ساتھ مسلمان مسلمان ہی کی اطاعت کرے گا۔ اور لڑنے والے مجاہدین ایک دوسرے کے جانشین ہوں گے۔ اور ایک دوسرے کی مدد کریں گے کیوں کہ ان کا خون اللہ کی راہ میں گرا ہے۔ اور متقی مومن بہترین اور انتہائی سیدھی راہ پر ہیں۔ (۱۵) کوئی مشرک قریشی کے مال کو پناہ نہیں دے سکتا اور نہ ہی اس کی جان کو اور نہ کسی مسلمان کے خلاف اس کی مدد کی جائے گی۔ (۱۶) اگر کسی نے کسی مسلمان کو دلیل کی رو سے ناحق قتل کر دیا تو اگر مقتول کے ولی راضی ہو جائیں تو اس سے فدیہ قبول کر لیا جائے گا اور تمام مسلمان اس سے بیزار ہوں گے اور سب کو اس کی مخالفت حلال ہے۔ (۱۷) اور جو مسلمان اللہ پر، قرآن پر اور قیامت پر

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

ایمان رکھتا ہے، اسے کسی بدعتی کی مدد کرنی جائز نہیں۔ اور کسی نے اس کی مدد یا اعانت کی تو اس پر قیامت کے دن اللہ کا غصہ ہوگا اور اس کی توبہ بھی ناقابل قبول ہے اور فدیہ بھی۔ (۱۸) اختلافات کی صورت میں قرآن و حدیث کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ (۱۹) یہودی مومنوں کے ساتھ خرچ کریں گے جب تک وہ حربی ہیں۔ (۲۰) بنوعوف کے یہودی مسلمانوں کے ساتھ ایک جماعت میں، یہودی اپنے دین پر ہیں اور مسلمان اپنے دین پر۔ مسلمان ان کے غلاموں کے اور جانوروں کے محافظ ہیں۔ لیکن جو ظلم یا گناہ کرے تو بجز اس کی ذات کے یا خاندان کے کوئی دوسرا نہیں پکڑا جائے گا۔ (۲۱) نجاری یہودیوں کے وہی حقوق ہیں جو بنوعوف کے یہودیوں کے ہیں۔ اسی طرح بنوالحارث کے یہودیوں کے، بنوساعدہ کے یہودیوں کے، بنوجشم کے یہودیوں کے، بنواوس کے یہودیوں کے، اور بنوثعلبہ کے یہودیوں کے وہی حقوق ہیں جو بنوعوف کے یہودیوں کے ہیں مگر ظالم و خطاکار کو بجز اس کے نفس و اہل بیت کے کسی اور کو ہلاک نہیں کیا جائے گا۔ (۲۲) جفنہ ثعلبہ کا ان کی ذاتوں کی طرح ایک خاندان ہے اور بنوشطنہ کے حقوق بھی بنوعوف کے یہودیوں کے حقوق کی مانند ہیں۔ یاد رکھو! نیکی گناہ کی ضد ہے۔ (۲۳) اور ثعلبہ کے آزاد کردہ غلام ان کی ذاتوں کی طرح ہیں۔ اور یہودیوں کے احباب انہیں کی طرح ہیں۔ ان میں سے اللہ کے رسول ﷺ کی اجازت کے بغیر کوئی نہ نکل سکے گا۔ اور

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

اپنے غالب مخالف سے کوئی شخص نہیں روکا جائے گا۔ (۲۴) اور جس نے کسی کو قتل کیا اس نے اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو قتل کیا۔ ہاں اگر مظلوم ہو تو اور بات ہے اور اللہ کی اس پر حجت ہے۔ (۲۴) یہودیوں پر اپنا خرچہ ہے اور مسلمانوں پر اپنا اور آپس میں اس کے خلاف باہمی مدد کرنے کا عہد ہے۔ جو اس عہد والے سے لڑنا چاہے اور ان میں باہمی خیر خواہی اور پند موعظت ہے اور نیکی گناہ کے خلاف ہے۔ (۲۵) کوئی شخص اپنے حلیف پر زیادتی نہ کرے۔ (۲۶) مظلوم کی مدد کی جائے گی۔ (۲۷) جب تک مسلمان لڑتے رہیں گے، ان کا خرچہ یہودیوں کے ذمہ ہو گا۔ (۲۸) اس عہد والوں کے لئے یثرب کا اندرونی حصہ حرام ہے۔ (۲۹) پڑوسی کو اپنی ذات کی طرح نہ نقصان پہنچایا جائے اور نہ اس کے گھر والوں کی اجازت کے بغیر اس کی حرمت میں خلل ڈالا جائے۔ (۳۰) اگر اس عہد والوں سے کوئی ایسا نیا کام سرزد ہو جس سے فساد کا ڈر ہو تو کتاب و سنت کی طرف رجوع کیا جائے۔ (۳۱) اس عہد نامہ کی تقویٰ اور نیکی والی باتوں پر اللہ گواہ ہے۔ (۳۲) اہل قریش کی اور ان کے مددگاروں کی مدد نہیں کی جائے گی اور ان پر باہمی امداد کا عہد ہے۔ (۳۳) جب کوئی یثرب پر غالب آنا چاہے اور اگر مسلمان کسی مصالحت و فیصلہ کے لئے بلائے جائیں تا کہ لوگوں میں صلح کرا دیں اور انہیں ملا دیں تو وہ ان میں صلح کرا کر ملاپ کرا دیں۔ (۳۴) اور اگر یہودی صلح کرانے کے لئے

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

بلائے جائیں تو ان پر بھی وہی ہے جو مسلمانوں پر ہے یعنی ملاپ کرا دیں۔ (۳۵) لیکن جو دین کے بارے میں جنگ کرے (اس میں صلح و ملاپ نہیں)، ہر شخص کے لئے وہی حصہ ہے جو اس کی طرف سے ہے۔ (۳۶) اوس، یہودیوں، ان کے غلاموں اور ان کی جانوں کے عدل و انصاف سے وہی حقوق ہیں جو اس عہد نامہ والوں کے لئے ہیں۔ (۳۷) اس عہد نامہ کی سچی اور نیک باتوں پر اللہ گواہ ہے۔ (۳۸) اس عہد نامہ کے حکم میں ظالم و خطا کار داخل نہیں۔ (۳۹) مدینہ سے جو نکل گیا اسے امن ہے اور جو مدینہ میں بیٹھ گیا اسے بھی امن ہے۔ مگر یہ کہ ظالم و خطا کار ہو۔ (۴۰) اللہ نیک اور متقی کا دوست ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ پر اللہ کی رحمتیں اور سلامتیاں ہوں۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مدینہ میں آمد

عبداللہؓ بن اریقط (جو آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ صدیق کے ہمراہ بغرض رہبری گئے تھے) مدینہ سے واپس ہو کر مکہ واپس آ کر ان دونوں بزرگوں کے بخیریت مدینہ پہنچ جانے کی عبداللہ بن ابی بکرؓ کو اطلاع دی۔ اس خبر کے بعد عبداللہ بن ابی بکرؓ مع اپنی بہن عائشہؓ اور ان کی ماں اُمّ رومانؓ اور طلحہ بن عبداللہؓ کے مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچے۔ آنحضرت ﷺ نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا[1] کے ساتھ عقد کیا اور جنابہ موصوفہ[2] سے سنخ میں حضرت

[1] و [2] برحاشیہ صفحہ نمبر

ابوبکرؓ کے مکان پر خلوت فرمائی۔اس کے بعد آپ ﷺ کے حکم سے ابورافعؓ مکہ تشریف لے گئے اور آپ ﷺ کی بی بی (امّ المؤمنین) حضرت سودہؓ بنت زمعہ اور آپ ﷺ کی بیٹیوں کو مدینہ لے آئے۔انہیں دنوں رؤسا اہل قریش ابواحیحہ اور ولیدہ بن المغیرہ اور عاصی بن وایل کا انتقال ہو گیا۔ان کے مرنے کی اطلاع آنحضرت ﷺ کو ہوئی۔

اخوت ایمانی......مواخات (بھائی بندی)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (سورۃ الحجرات آیت ۱۰)

ترجمہ: سب مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

مواخات مہاجرین وانصار صحابہ کرامؓ

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ

ترجمہ: تحقیق اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے۔

حضور ﷺ نے انہی مصالح کی وجہ سے ہجرت مدینہ سے قبل مکہ مکرمہ میں

(حاشیہ صفحہ نمبر 76) ۱...... آنحضرت ﷺ نے ہجرت سے تین سال قبل اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہؓ کے انتقال کے بعد اُمّ المؤمنین حضرت عائشہؓ کے ساتھ اپنا عقد کیا۔اس وقت ان کی عمر چھ برس کی تھی اور بعض کہتے ہیں کہ سات برس کی تھی۔ ۲...... مدینہ منورہ میں پہنچنے کے آٹھ ماہ بعد ذیقعدہ میں لیکن بعض کہتے ہیں کہ سات ماہ بعد قدوم مدینہ شوال میں جس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر نو برس کی تھی، آنحضرت ﷺ نے خلوت فرمائی۔واللہ اعلم

فقط مومنین مسلمین مہاجرینؓ میں باہمی رشتۂ مواخات قائم فرمایا۔ اور پھر ہجرت کے بعد مہاجرین اوّلین اور انصارؓ کے مابین مواخات فرمائی۔

چنانچہ حافظ ابن عبدالبر فرماتے ہیں: مواخات دو مرتبہ ہوئی۔ ایک مرتبہ فقط مہاجرینؓ کے مابین تھی کہ ایک مہاجر صحابی دوسرے مہاجر کا بھائی قرار دیا گیا۔ اور یہ مواخات مکہ میں ہوئی۔ اور دوسری مواخات ہجرت کے بعد مہاجرینؓ اور انصارؓ کے مابین ہوئی۔

پہلی مواخات مومنین مہاجرینؓ جو مکہ میں ہوئی

مستدرک حاکم میں ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور فلاں فلاں میں مواخات فرمائی۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا: میرا بھائی کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تیرا بھائی ہوں۔

(فتح الباری ج ۷ ص ۲۱۰)

حافظ ابن سید الناس کتاب عیون الاثر میں فرماتے ہیں کہ مواخات ہجرت سے قبل مکہ میں خاص مہاجرین میں ہوئی۔ ان حضرات کے مذکورہ نام یہ ہیں:

۱۔ سیدنا مولانا محمد رسول اللہ ﷺ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ
۲۔ حضرت ابوبکرؓ الصدیق	حضرت عمرؓ الفاروق
۳۔ حضرت حمزہؓ	حضرت زیدؓ بن حارثہ
۴۔ حضرت عثمانؓ ذوالنورین	حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف
۵۔ حضرت زبیرؓ بن العوام	حضرت عبداللہؓ بن مسعود

www.khudamahlesunat.com

۶۔ حضرت عبیدہؓ بن الحارث — حضرت بلالؓ بن رباح

۷۔ حضرت مصعبؓ بن عمیر — حضرت سعدؓ بن ابی وقاص

۸۔ حضرت ابوعبیدہؓ عامر بن جراح — حضرت سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ

۹۔ حضرت سعیدؓ بن زید — حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ

دوسری مواخات جو مدینہ منورہ میں ہوئی

پھر آپ ﷺ نے بہ الہام الٰہی مہاجرین و انصار مواخات کرائی۔ وہ اس طرح ہے:

	مہاجرین صحابہؓ	انصار صحابہؓ
۱۔	حضرت جعفرؓ بن ابی طالب[۱]	حضرت معاذؓ بن جبل
۲۔	حضرت ابوبکرؓ صدیق	حضرت خارجہؓ بن زید
۳۔	حضرت عمرؓ ابن الخطاب	حضرت عثمانؓ بن مالک (بنوسالم)
۴۔	حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح	حضرت سعدؓ بن معاذ
۵۔	حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف	حضرت سعدؓ بن الزبیع
۶۔	حضرت زبیرؓ بن العوام	حضرت سلمہؓ بن وقش
۷۔	حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ	حضرت کعبؓ بن مالک
۸۔	حضرت عثمانؓ بن عفان	حضرت اوسؓ بن ثابت[۲]

۱......آپ اس وقت حبشہ میں تھے۔ ۲......حضرت حسانؓ بن ثابت کے بھائی۔

۹۔	حضرت سعیدؓ بن زید	حضرت ابیؓ بن کعب
۱۰۔	حضرت مصعبؓ بن عمیر	حضرت ابوایوبؓ
۱۱۔	حضرت ابوحذیفہؓ بن عتبہ	حضرت عبادؓ بن بشیر وقش عبدالشہلی
۱۲۔	حضرت عمارؓ بن یاسر	حضرت حذیفہؓ بن الیمان
۱۳۔	حضرت ابوذرؓ غفاری	حضرت منذرؓ بن عمرو
۱۴۔	حضرت سلمانؓ الفارسی	حضرت ابوالدرداءؓ
۱۵۔	حضرت بلالؓ بن رباح	حضرت ابورویحہ عبداللہؓ بن عبدالرحمٰن
۱۶۔	حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ	حضرت عویمؓ بن ساعدہ
۱۷۔	حضرت عبداللہؓ بن جحش	حضرت عبادہؓ بن صامت
۱۸۔	حضرت عتبہؓ بن غزوان	حضرت عاصمؓ بن ثابت
۱۹۔	حضرت ابوسلمہ عبداللہؓ بن عبدالاسد	حضرت ابودجانہؓ
۲۰۔	حضرت عثمانؓ بن مظعون	حضرت سعدؓ بن خیثمہ
۲۱۔	حضرت عبیدہؓ بن الحارث	حضرت ابوالہیثمؓ بن تیہتان
۲۲۔	حضرت طفیلؓ بن الحارث	حضرت عمیرؓ بن الحمام
۲۳۔	حضرت صفوانؓ بن بیضاء	حضرت سفیانؓ نسر خزرجی
۲۴۔	حضرت مقدادؓ	حضرت عبداللہؓ بن رواحہ

عبدالوحید حنفی

۲۵۔	حضرت ذوالشمالینؓ	حضرت یزیدؓ بن الحارث
۲۶۔	حضرت ارقمؓ بن الارقم	حضرت طلحہؓ بن زید
۲۷۔	حضرت زیدؓ بن خطاب	حضرت معنؓ بن عدی
۲۸۔	حضرت عمروؓ بن سراقہ	حضرت سعدؓ بن زید
۲۹۔	حضرت عاقلؓ بن بکیر	حضرت مبشرؓ بن عبدالمنذر
۳۰۔	حضرت خنیسؓ بن حذافہ	حضرت منذرؓ بن محمد
۳۱۔	حضرت سرۃؓ بن ابی رُہم	حضرت عبادہ بن الخشخاش
۳۲۔	حضرت مسطحؓ بن اثاثہ	حضرت زیدؓ بن المزین
۳۳۔	حضرت عُکّاشہؓ بن محصن	حضرت مجذرؓ بن دمار
۳۴۔	حضرت عامرؓ بن فہیرہ	حضرت حارثؓ بن صِمّہ
۳۵۔	حضرت مہجع مولیٰ عمرؓ [1]	حضرت سراقہؓ بن عمرو بن عطیہ

(تاریخ ابن خلدون ج ا ص ۶۳ مؤلفہ رئیس المؤرخین علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدون (المولود ۷۳۲ھ المتوفی ۸۰۸ھ)

رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مہاجرینؓ وانصارؓ کو باہمی محبت ومواخات کی تلقین ...... باقاعدہ تحریر اور یہود مدینہ سے صلح اور امداد باہمی کا معاہدہ

بنو قینقاع، بنو نضیر اور بنو قریظہ کے یہودی انصار سے قبل اس وقت حجاز میں آکر آباد ہو گئے تھے، جب بخت نصر نے، جیسا کہ طبری نے لکھا ہے، بلادِ

[1]...... عیون الاثر ج ا ص ۲۰۱، سیرت مصطفیٰ ج ا ص ۳۸۳ مؤلفہ مولانا ادریس کاندھلویؒ

مقدس کو تہ و بالا کر کے وہاں کے یہودیوں کی کثیر تعداد کو تہ تیغ کر دیا تھا، جب کہ عذابِ الٰہی کی صورت میں سیلِ ارم سے تباہی کے بعد قبائل اوس و خزرج بھی منتشر و متفرق ہو کر مدینہ آ گئے تھے اور وہاں کے یہودیوں کے حلیف بن گئے تھے۔ حالاں کہ دونوں میں اب تعلیماتِ انبیاء کا اثر باقی تھا نہ حق پرستی رہی تھی۔ البتہ عقائد شرک میں دونوں شریک تھے۔ اور عذابِ الٰہی میں گرفتار ہو کر اپنے اپنے آبائی وطن سے نکلنا پڑا تھا۔

مہاجرینؓ و انصارؓ سے باہمی حلف

امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ انہیں عفّان، حماد بن سلمہ اور عاصم الاحول نے حضرت انسؓ بن مالک کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت انسؓ بن مالک کے مکان میں مہاجرینؓ و انصارؓ سے باہمی مواخات اسلامی کے لئے حلف لیا تھا۔

امام احمدؒ اس سلسلے میں یہ بھی فرماتے ہیں کہ انہیں یہی باتیں نصر بن باب نے حجاج بن ارطات کے حوالے سے اور سریج و عباد نے حجّاج، عمرو بن شعیب، حکم، قاسم اور ابن عباسؓ کے حوال سے بتائیں۔

مہاجرینؓ و انصارؓ کے مابین بھائی بندی

امام احمدؒ، بخاریؒ و مسلمؒ اور ابوداوٗدؒ نے دوسرے متعدد ذرائع کے علاوہ عاصم بن سلیمان الاحول اور حضرت انسؓ بن مالک کے حوالے سے نیز آخر

الذکر ہی کی زبانی بیان کیا ہے کہ قریش وانصار کے مابین مواخات اسلامی کے لئے حلف برداری آنحضرت ﷺ نے انہی کے مکان میں کرائی تھی۔ نیز ایک تحریر بھی ان کی عقل وفہم کے مطابق تحریر کرائی تھی۔

محمد بن اسحٰق بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے دو تحریریں الگ الگ لکھوائی تھیں جن میں سے پہلی تحریر مہاجرینؓ قریش وانصارؓ میں باہمی مواخات کے لئے حلف نامے اور یادداشت کی صورت میں اور دوسری مسلمانوں اور یہود مدینہ کے درمیان بطور معاہدہ تھیں۔

تحریری معاہدہ نمبر ۱: پہلی تحریر یہ تھی:

یہ تحریر نبی اُمّی محمد (ﷺ) نے مدینہ کے مومن ومسلم انصار اور مکہ کے مسلم ومومن مہاجرین کے لئے بطور شرائط مواخات اسلامی یادداشت کی صورت میں لکھائی ہے۔ اس کی شرائط یہ ہیں:

چونکہ مکہ کے مہاجر ہوں یا مدینہ کے انصار دونوں اسلام کی رُو سے ملت واحد ہیں، اس لئے ان میں خواہ ان کا تعلق قریش مکہ کے کسی قبیلہ سے ہو یا مدینہ کے انصار میں بنی ساعدہ، بنی جشم، بنی نجّار، بنی عمرو بن عوف اور بنی بنیت سے ہو، اپنے معاشی حالات اور کثیر العیال ہونے کی وجہ سے تنگ دست ہونے کی وجہ سے کبھی ایک دوسرے کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے بلکہ بہرحال فہم و فراست کے راستے پر چل کر باہمی امداد اور بھائی بندی پر کمربستہ رہیں گے۔

(۲) کوئی مومن غیر مومن کا حلیف نہیں ہو گا۔ (۳) مومنین کے مابین بنائے ظلم وتعدی کا ذریعہ بنے گا نہ فتنہ وفساد کا مرتکب ہو گا۔ (۴) کسی غیر مومن کی نصرت و امداد پر مائل نہیں ہو گا، خواہ وہ اس غیر مومن کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔ (۵) ہر مومن اپنے غریب پڑوسی کی مدد کرے گا کیوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی ذمہ داری ہے۔ (۶) کوئی مومن کافر کے ساتھ ہو کر کسی مسلمان کو قتل کرے گا نہ مومن کے مقابلہ میں کافر کی مدد کرے گا۔ (۷) بعض مومن یہودیوں کے غلام ہیں۔ اس لئے مومنوں کی یہ ذمہ داری ہو گی کہ وہ ان غلاموں کو ان کے غیر مومن مالکوں کے ظلم وتعدی سے بچائیں۔ (۸) کیوں کہ تمام مسلمان ملت واحد ہیں، اس لئے کوئی مومن فی سبیل اللہ جہاد میں کسی غیر مومن کی مدد نہیں کرے گا۔ البتہ بطور عدل وانصاف باہمی صلح صفائی میں شریک ہوسکتا ہے۔ (۹) کوئی مومن قریش کے کسی مشرک کو پناہ دے گا، نہ کسی مومن پر اس کو ترجیح دے گا۔ (۱۰) اگر کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کے ہاتھوں بلاقصد قتل ہو جائے یا قتل کر دیا جائے تو دوسرے مسلمان بہ تقاضائے انصاف اس کے ورثا کو خون بہا یا دیت لینے پر راضی کرنے کی کوشش کریں گے۔ (۱۱) ہر مسلمان مکمل مسلمان ہے، اس لئے اس کے لئے اپنے دین پر قائم رہنا لازم ہے۔ (۱۲) ہر مسلمان اللہ اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان رکھتے ہوئے، اس صحیفہ یعنی شرائط تحریر کی پابندی کرے گا۔ (۱۳) اگر مسلمانوں کے درمیان اختلاف ہو تو وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے رجوع کر کے ان کے احکام کی

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

پابندی کریں گے۔ ورنہ اس کے برعکس عمل پر اللہ اور رسول ﷺ کے مغضوب ٹھہریں گے اور دُنیا و آخرت دونوں جگہ عذابِ الٰہی کے مستحق ہوں گے۔

تحریری معاہدہ نمبر۲: مدینہ کے یہودیوں سے مسلمان مہاجرینؓ و انصارؓ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے جو تحریری معاہدہ کرایا تھا، وہ یہ ہے:

(۱) یہود مدینہ اس بات پر متفق ہیں کہ وہ مدینہ کے مسلمانوں سے کبھی محاربات نہیں کریں گے۔ (۲) بنی عوف کے یہودی بنی عوف کے مسلمانوں کے ساتھ مل جل کر رہیں گے۔ (۳) مسلمان اپنے دین پر اور یہودی اپنے عقائد پر قائم رہیں گے۔ (۴) ان کے مذاہب الگ الگ سہی لیکن وہ ایک دوسرے کے دینی و مذہبی اُمور میں مداخلت نہیں کریں گے۔ (۵) اگر وہ ایک دوسرے کو قتل کریں گے تو ان سے ازروئے عدل و انصاف مواخذہ ہوگا۔ (۶) بنی نجّار، بنی حارث، بنی ساعدہ، بنی جشم، بنی اوس، بنی ثعلبہ اور بنی حیفہ و بنی شطنہ کے یہودیوں اور مدینہ کے مسلم انصار اور مہاجرین کے درمیان اس معاہدہ کی شرائط وہی ہوں گی جو بنی عوف کے یہودیوں اور مسلمانوں کے درمیان اس معاہدہ کی رُو سے طے پائی ہیں۔ (۷) یہود مدینہ کے علاقے ان کی تحویل میں رہیں گے۔ وہاں سے کسی یہودی کے نکل کر کہیں اور اقامت کے لئے حضرت محمد (ﷺ) کی اجازت لازم ہو گی۔ (۸) یہودیوں کی حفاظت کی ذمہ داری مسلمانوں پر ہو گی۔ اس لئے مسلمان جس سے جنگ کریں گے، ان کا ساتھ دینے اور ان کے مخالف سے جنگ کی ذمہ داری

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

یہودیوں پر ہوگی۔ (۹) اس معاہدہ کی رُو سے مدینہ کے کسی شخص پر غیر ضروری دباؤ نہیں ہوگا۔ یہودی اور مسلمان جو اس معاہدہ میں شریک ہیں، وہ اسی طرح مل جل کر رہیں گے، جیسے ایک ہی گھر کے لوگ رہتے ہیں۔ (۱۰) اگر ان میں کوئی باہمی نزاع یا اختلاف ہوگا تو وہ حضرت محمد (ﷺ) سے مصالحت یا فیصلہ کے لئے رجوع کریں گے۔ باہم صلح صفائی کرائیں گے۔ (۱۱) کسی پر اس وقت تک دباؤ نہیں ڈالیں گے نہ اس کے خلاف کوئی قدم اُٹھائیں گے، جب تک وہ ظلم کا مرتکب نہ ہوگا۔ (۱۲) اس معاہدہ کے تحت عدل و انصاف کی رُو سے سب برابر ہوں گے۔ اللہ صرف انصاف کرنے والوں اور پرہیزگاروں کا محافظ ہوتا ہے۔ (۱۳) مدینہ میں ہر شخص کو امن و عافیت سے رہنے کی اجازت ہوگی، جب تک وہ کوئی ایسا کام نہ کرے جو اس معاہدہ سے متجاوز اور قابل تادیب و مواخذہ ہو۔

اس معاہدہ کے بارے میں ابن اسحٰق کی روایت قریباً یہی ہے۔ ابوعبیدہ القاسم بن سلام نے ''کتاب الغریب'' میں اس معاہدہ پر تفصیلی گفتگو کی ہے۔

(البدایہ والنہایہ تاریخ ابن کثیر ج ۳ ص ۲۷۴ تا ۲۷۷)

چارسو (۴۰۰) اصحابِؓ صفہ مسجد نبوی کے اقامتی طلبہ

حجرات نبوی ﷺ کے باہر مسجد نبوی کے اندر ایک چبوترہ میں وہ صحابہؓ کرام قیام رکھتے جو ہر وقت مہمانانِ رسول تھے۔ ان کو اصحابِ صُفّہ کہا جاتا ہے۔ ان کی تعداد کم و بیش ہوتی رہتی تھی۔ عارف سہروردی نے لکھا ہے کہ

اصحابِؓ صفہ کی تعداد ۴۰۰ تک بھی پہنچی ہے۔ حافظ ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں ان کے اسماء واحوال کو جمع کیا ہے جن میں سے بعض کے اسماءِ گرامی یہ ہیں:

(۱) حضرت ابوعبیدہؓ عامر بن جراح، (۲) حضرت عمارؓ بن یاسر، (۳) حضرت عبداللہؓ بن مسعود، (۴) حضرت مقدادؓ بن عمرو، (۵) حضرت خبابؓ بن الارت، (۶) حضرت بلالؓ بن رباح حبشی، (۷) حضرت صہیبؓ بن سنان، (۸) حضرت زیدؓ بن الخطاب، (۹) حضرت ابومرثد کنازؓ بن حصین، (۱۰) حضرت ابو کبشہؓ مولیٰ رسول اللہ ﷺ، (۱۱) حضرت عمیرؓ بن عوف، (۱۲) حضرت عویمؓ بن ساعدہ، (۱۳) حضرت ابولبابہؓ، (۱۴) حضرت سالمؓ بن عمیر، (۱۵) حضرت ابوبشر کعبؓ بن عمرو، (۱۶) حضرت خبیبؓ بن سیاف، (۱۷) حضرت عبداللہؓ بن انیس، (۱۸) حضرت جنبؓ بن جنادہ ابوذر غفاری، (۱۹) حضرت عتبہؓ بن مسعود ہذلی، (۲۰) حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ، (۲۱) حضرت صفوانؓ بن بیضاء، (۲۲) حضرت ابوعبسؓ بن جبر، (۲۳) حضرت سالم مولیٰ ابوحذیفہؓ، (۲۴) حضرت مسطح بن اثاثہؓ، (۲۵) حضرت عکاشہؓ بن محصن، (۲۶) حضرت مسعودؓ بن ربیع، (۲۷) حضرت حجاجؓ بن عمرو اسلمی، (۲۸) حضرت ابوہریرہؓ درسی، (۲۹) حضرت ثوبانؓ مولیٰ رسول اللہ ﷺ، (۳۰) حضرت سلمانؓ فارسی، (۳۱) حضرت حذیفہؓ بن الیمان، (۳۲) حضرت ابوالدرداءؓ عویمر، (۳۳) حضرت عبداللہؓ بن زید جہنی، (۳۴) حضرت معاذؓ بن

الحارث، (۳۵) حضرت سائبؓ بن خلاد، (۳٦) حضرت ثابت ودیعہؓ

(تاریخ ابن کثیر البدایہ والنہایہ، مستدرک للحاکم ج۳ ص۱۸)

ہجرت کے بعد دس سالہ دورِ نبوت میں ۸۳ مہمات وغزوات

نمبر شمار	غزوہ	سریہ	نام	تاریخ	مہم	تعداد	شہداء	تعداد کفار	مقتول	قیدی
۱		۱	سریہ حمزہ بن عبدالمطلبؓ	رمضان اھ	سیف البحر کی مہم	۳۰		۳۰۰		
۲		۲	سریہ عبیداللہ بن الحارثؓ	شوال اھ	رابعہ کی مہم	٦۰		۲۰۰		
۳		۳	سریہ سعد بن ابی وقاصؓ	ذیقعدہ اھ	خراد کی مہم	۲۰		٦۰		
۴	۱		غزوہ الابواء	صفر ۲ھ		۷۰				
۵	۲		غزوہ وُدّان	صفر ۲ھ						
٦	۳		غزوہ بُواط	ربیع الاول ۲ھ		۲۰۰		۱۵۰۰		
۷	۴		غزوہ سفوان	ربیع الاول ۲ھ	غزوہ بدر اولیٰ					
۸	۵		غزوہ ذی العشیر ہ	جمادی الثانیہ ۲ھ		۲۰۰				
۹		۴	سریہ نخلہ	۳۰ جمادی الثانیہ ۲ھ		۱۲			۱	۲
۱۰	٦		غزوہ بدر الکبریٰ	۱۷ رمضان ۲ھ ۱۳ مارچ ٦۲۲ء		۳۱۳	۱۴	۱۰۰۰	۷۰	۷۰
۱۱		۵	سریہ عمیر بن عدیؓ	۲۵ رمضان ۲ھ	بنو سلیم کی مہم	۱		۵	۱	

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

١٢		٦	سریہ سالم بن عمیرؓ	٣ شوال ٢ھ	بحران کی مہم	١			١	
١٣	٧		غزوہ بنی قنیقاع	١٥ شوال ٢ھ						
١٤	٨		غزوہ سویق	٥ ذی الحجہ ٢ھ	غزوہ بنی سلیم	٢٠٠	٢	٢٠٠		
١٥	٩		غزوہ قرقرۃ الکدر	١٥ محرم ٣ھ		٢٠٠				١
١٦		٧	سریہ کعب بن الاشرف (محمد بن مسلمہ)	١٢ ربیع الاول ٣ھ		٦			١	
١٧	١٠		غزوہ غطفان	ربیع الاول ٣ھ	ذی امر	٤٥٠				
١٨	١١		غزوہ بنو سلیم	٦ جمادی الاولیٰ ٣ھ		٣٠٠				
١٩		٨	سریہ القردہ	یکم جمادی الثانیہ ٣ھ		١٠٠				١
٢٠	١٢		غزوہ اُحد (بروز ہفتہ)	٧ شوال ٣ھ ٢٤ مارچ ٦٢٣ء		٦٥٠	٧٠	٣٠٠٠	٢٢	
٢١	١٣		غزوہ حمراء الاسد	٨ شوال ٣ھ		٥٤٠		٢٨٧٠		
٢٢		٩	سریہ ابی سلمہ بن عبدالاسد مخزومی	یکم محرم ٤ھ		١٥٠				
٢٣		١٠	سریہ عبداللہ بن انیسؓ	٥ محرم ٤ھ		١			١	
٢٤	١٤		غزوہ بنو نضیر	ربیع الاول ٤ھ						
٢٥	١٥		غزوہ بدر الموعد	٨ ذیقعدہ ٤ھ	بدر کی تیسری مہم	٥٠٠		٢٠٠٠		
٢٦	١٦		غزوہ ذات الرقاع	١٠ محرم ٥ھ		٧٠٠				

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

٢٧	١٧		غزوہ دومۃ الجندل	٢٥ ربیع الاول ۵ھ		١٠٠٠				
٢٨	١٨		غزوہ مریسیع / بنو مطلق	٢ شعبان ۵ھ		٧٠٠	١		١٠	٢٠٠
٢٩	١٩		غزوہ احزاب/خندق	٢٥ شوال ۵ھ ٢٠ مارچ ٦٢۵ء		٣٠٠٠	٦	١٢٠٠٠	٣	
٣٠	٢٠		غزوہ بنو قریظہ	٢٥ ذیقعدہ ۵ھ بروز ہفتہ		٣٠٠٠			٦٠٠ تا ٧٠٠	
٣١		١١	سریہ بنی قرطاء	١٠ محرم ٦ھ	کمان محمد بن مسلمہؓ	٣٠				
٣٢	٢١		غزوہ بنی لحیان	یکم ربیع الاول ٦ھ		٢٠٠				
٣٣	٢٢		غزوہ الغابہ	ربیع الاول ٦ھ						
٣٤		١٢	سریہ عکاشہ بن محصنؓ	ربیع الاول ٦ھ		٤٠				
٣۵		١٣	سریہ محمد بن مسلمہؓ (ذوالقصہ)	ربیع الاول ٦ھ	ذوالقصہ	١٠	٩	١٠٠		
٣٦		١٤	سریہ زید بن حارثہؓ (الجموم)	ربیع الثانی ٦ھ	الجموم					
٣٧		١۵	سریہ زید بن حارثہؓ (العیص)	جمادی الاولیٰ ٦ھ	العیص	٧٠				
٣٨		١٦	سریہ زید بن حارثہؓ (الخیل)	جمادی الآخر ٦ھ	الخیل					
٣٩		١٧	سریہ زید بن حارثہؓ (حمیٰ)	جمادی الآخر ٦ھ	حمیٰ	۵٠٠				

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

۴۰		۱۸	سریہ زید بن حارثہؓ (القریٰ)	رجب ۶ھ	القریٰ					
۴۱		۱۹	سریہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ	شعبان ۶ھ	دومۃ الجندل					
۴۲		۲۰	سریہ علی بن ابی طالبؓ	شعبان ۶ھ	فدک	۱۰۰				
۴۳		۲۱	سریہ زید بن حارثہؓ	رمضان ۶ھ	وادی القریٰ					
۴۴		۲۲	سریہ عبداللہ بن عتیکؓ	رمضان ۶ھ	قتل ابو رافع سلام بن الحقیق	۶		۳۰۰۰	۱	
۴۵		۲۳	سریہ عبداللہ بن رواحہ	شوال ۶ھ	اسیر بن ازرم	۳۰		۳۰	کثیر	
۴۶		۲۴	سریہ کرز بن جابر فہری	شوال ۶ھ	العرنیین	۲۰	۱		۸	
۴۷		۲۵	سریہ عمرو بن امیر ضمری	شوال ۶ھ		۱				
۴۸			صلح حدیبیہ	۵ ذیقعدہ ۶ھ ۲۰ مارچ ۶۲۶ء بروز پیر	عمرہ	۱۵۲۵	۱			۷۰
۴۹	۲۳		غزوہ خیبر	جمادی الاولیٰ ۷ھ		۱۴۰۰	۱۷		۹۲	
۵۰		۲۶	سریہ عمر بن الخطابؓ	شعبان ۷ھ	سریہ تربہ	۳۰				
۵۱		۲۷	سریہ ابوبکرؓ صدیق	شعبان ۷ھ	نجد					
۵۲		۲۸	سریہ ابوبکرؓ صدیق	شعبان ۷ھ	خوض					
۵۳		۲۹	سریہ بشیر بن سعد	شعبان ۷ھ	فدک	۳۰				
۵۴		۳۰	سریہ غالب بن عبداللہ اللیثیؓ	رمضان ۷ھ	المیغصہ					
۵۵		۳۱	سریہ بشیر بن سعد	شوال ۷ھ	یمن و جبار	۳۰۰				
۵۶			قضاء عمرہ	ذیقعدہ ۷ھ		۲۰۰۰				
۵۷		۳۲	سریہ ابن ابی العوجاءؓ	ذی الحجہ ۷ھ	بنی سلیم	۵۰				

۵۸		۳۳	سریہ غالب بن عبداللہ اللیثیؓ	صفر ۸ھ	الکوید	۱۰				
۵۹		۳۴	سریہ غالب بن عبداللہ اللیثیؓ	صفر ۸ھ	فدک	۲۰۰				
۶۰		۳۵	سریہ شجاع بن وہبؓ الاسدی	ربیع الاول ۸ھ	المعدن	۲۰				
۶۱		۳۶	سریہ کعب بن عمیر غفاریؓ	ربیع الاول ۸ھ	ذات اطلاح	۱۵	۱۴			
۶۲		۳۷	سریہ موتہ	جمادی الثانی ۸ھ	کمان زید بن حارثہؓ	۳۰۰۰	۱۵	۲۰۰۰۰۰		
۶۳		۳۸	سریہ عمرو بن العاصؓ	جمادی الثانی ۸ھ	ذات السلاسل	۳۰۰				
۶۴		۳۹	سریہ ابوعبیدہ بن الجراحؓ	رجب ۸ھ	الخیط سیف البحر	۳۰۰				
۶۵		۴۰	سریہ ابوقتادہ بن ربعیہؓ	شعبان ۸ھ	خضرہ	۱۵۰۰				
۶۶		۴۱	سریہ ابوقتادہ بن ربعیہؓ	رمضان ۸ھ	بطن اضم	۸				
۶۷		۴۲	سریہ ابی حدرد	رمضان ۸ھ	الغابہ	۲				
۶۸	۲۴		غزوہ مکہ المکرّمہ	۱۰ رمضان ۸ھ بدھ		۱۰۰۰۰	۳		۲۴	
۶۹		۴۳	سریہ خالد بن ولیدؓ	شوال ۸ھ	بنو جزیمہ	۳۵۰				
۷۰	۲۵		غزوہ حنین	۷ شوال ۸ھ بروز ہفتہ		۱۲۰۰۰	۴			۶۰۰۰
۷۱		۴۴	سریہ اوطاس	شوال ۸ھ		۱۲۰۰۰	۲			
۷۲	۲۶		غزوہ طائف	۱۰ شوال ۸ھ		۱۲۰۰۰	۴			
۷۳		۴۵	سریہ ذوالکفین	شوال ۸ھ	طفیل بن عمرو درسی	۴۰۰				۶۱
۷۴		۴۶	سریہ مغیرہ بن شعبہؓ	شوال ۸ھ	لات	۲				۶۱

عبدالوحید الحنفی خادم اہلسنت

۷۵		۴۷	سریہ عینیہ بن حصنؓ الفرازی	محرم ۹ھ		۵۰				
۷۶		۴۸	سریہ ولید بن عقبہؓ	محرم ۹ھ	بن مطلق	ا				
۷۷		۴۹	سریہ قطبہ بن عامرؓ	صفر ۹ھ	نواۃ	۲۰				
۷۸		۵۰	سریہ ضماک بن سفیانؓ الکلابی	ربیع الاول ۹ھ	القیر طاء					
۷۹		۵۱	سریہ علقمہ بن مجزر المولجیؓ	ربیع الثانی ۹ھ	البحر	۳۰۰				
۸۰		۵۲	سریہ علی بن ابی طالبؓ	ربیع الآخر ۹ھ	الفلس بت توڑنا	۱۵۰				
۸۱	۲۷		غزوہ تبوک	۲۷ رجب ۹ھ اکتوبر ۶۳۹ء		۳۰۰۰۰				
۸۲		۵۳	سریہ خالد بن ولیدؓ	رجب ۹ھ	کندہ	۴۰۰۰				ا
۸۳		۵۴	سریہ اسامہ بن زیدؓ	۱۵ ربیع الاول ۱۱ھ بروز جمعرات		۳۰۰۰۰				

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

فتوحات

ان فتوحات میں حضور ﷺ کی حیات مبارکہ میں تقریباً نو لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا اور نظامِ اسلام نافذ ہوگیا۔ آپ ﷺ کے دُنیا سے تشریف لے جانے کے بعد خلفاءِ راشدینؓ نے فتوحات کا یہ سلسلہ جاری رکھا اور 300 سے زائد جنگوں اور مہمات سے عہد صحابہؓ میں آدھی دُنیا سے زیادہ رقبہ فتح کر کے اسلام کا پرچم صحابہ کرامؓ نے لہرا دیا۔

غزوات وسرایا سے اسباق

☆ سیرت محبوب ربانی ﷺ کا ہر گوشہ نہ صرف باعث تقلید ہے بلکہ اہل بصیرت کے لئے بصیرت افروز اور اہل فکر کے لئے فکر انگیز ہے۔ سیرت پاک اس بات کی متقاضی ہے کہ آپ ﷺ کا ادنیٰ ترین قدم بھی متقدمین کے لئے ارفع ترین اور ذوالحکمۃ بنے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

کونوا عبادا اللہ اخوانا (بخاری)

تم اللہ کے عبادت گذار بندے اور آپس میں بھائی بن کر رہو۔

☆ رسول پاک ﷺ کا تیار کردہ لشکر اسامہ بن زیدؓ آخری لشکر تھا۔ لوگ تیار ہو کر مدینہ کے قریب مقام جرف میں جمع ہونے لگے۔ حضرت اسامہؓ بھی وہاں پہنچ گئے۔ آپ نے ان کو طلب فرمایا اور دست مبارک سے جھنڈا عطا فرمایا۔ جس کو بعد میں انہوں نے حضرت بریدہ اسلمیؓ کے حوالہ کیا۔ کم وبیش تیس ہزار کا یہ لشکر بلقاء تک پہنچا۔ راستے کے تمام قبائل نے اطاعت قبول کی۔ اور غیر مسلموں نے جزیہ ادا کیا۔ اس طرح یہ لشکر کم وبیش ایک ماہ کے بعد بامراد واپس لوٹا۔ اس سے غیر مسلموں کے دلوں میں اہل ایمان کی دہشت بیٹھ گئی۔ اور وہ کسی بھی میدان میں جم کر ٹھہر نہ سکے۔

☆ غزوات وسرایا پر ایک نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہجرت کے ابتدائی اٹھارہ ماہ محض تبلیغ وارشاد اور باہمی امن وسلامتی کے لئے معاہدات میں

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

بسر ہوئے۔

☆ ۲۷ غزوات میں سے صرف ۷ غزوات میں قتال کی نوبت آئی۔

☆ اسلامی غزوات کا مقصود نہ تو مال غنیمت تھا، نہ نمود و نمائش، نہ کشور کشائی و ملک گیری کی خواہش تھی۔ اور نہ ہی اقوام کی بیخ کنی بلکہ اسلام تو عفو و در گزر کا ایک اعلیٰ درس ہے۔ خواہ میدان حرب ہو یا دار الندوہ۔ میدان کارزار ہو یا صحن مسجد نبوی۔ مقصود تو صرف اعلائے کلمۃ اللہ کے سوا کچھ نہیں۔ (عسکری انوار قیادت ص ۴۴۱)

☆ غزوات وسرایا پر ایک نظر ڈالنے سے یہ امر اظہر من الشمس ہے۔ بدر کے قیدیوں کو آزاد کرنا، اہل خیبر کو ان کے علاقوں میں باقی رکھنا، فتح مکہ کی عام معافی کا اعلان اور بیسیوں ہی ایسے واقعات ملتے ہیں جو اس انقلابی جہاد کو واضح کرتے ہیں۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

تاریخ اسلام......غزوات اور جنگوں پر ہماری کتابیں

تاریخ اسلام ...... دُنیا میں اسلام کیسے پھیلا؟ (حصہ چہارم)

اس کتاب میں رحمت للعالمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی قیادت میں دُنیا میں نظام اسلام کے نفاذ کے لئے دس سال کی ۸۳ غزوات اور مہمات کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

☆☆☆☆

تاریخ اسلام ...... دُنیا میں اسلام کیسے پھیلا؟ (حصہ پنجم و ششم)

ان کتابوں میں عہد صحابہؓ و خلفاءِ راشدینؓ کے تیس سالہ دورِ خلافت راشدہ کی تین سو (300) سے زائد کامیاب جنگوں اور مہموں کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ جن کے نتیجہ میں حضرت امیر معاویہؓ کے عہد خلافت میں دُنیا کے کم وبیش چونسٹھ لاکھ مربع میل رقبہ پر اسلام کا پرچم لہرا رہا تھا۔

یہ کتابیں خود بھی پڑھیے اور دوسروں کو پڑھنے کی دعوت دیجیے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

خادم اہل سنت عبدالوحید الحنفی

اوڈھروال تحصیل وضلع چکوال (پاکستان)

یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ

☆☆☆☆

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

ڈیزائننگ ✿ کمپوزنگ ✿ سکیننگ ✿ پرنٹنگ ✿ بک بائنڈنگ

النور مینجمنٹ ڈب مارکیٹ، پنوال روڈ چکوال zedemm@yahoo.com,0334-8706701

اسلامی کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات کے لئے رجوع کریں

تاریخ اسلام...... غزوات اور جنگوں پر ہماری کتابیں

حصہ اول ...... کتب تاریخ کی حقیقت — حصہ دوم ...... دنیا میں اسلام کیسے پھیلا؟

حصہ سوم ...... مہاجرین و انصار صحابہ — حصہ چہارم ...... دنیا میں اسلام کیسے پھیلا؟

حصہ پنجم و ششم ...... دنیا میں اسلام کیسے پھیلا؟

انشور منیجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803